ما شاء الله لا قوة الا بالله

بیچ ہو اور باب مین سے فصل تیسری بیچ بیان نظر کرنے کے اور جوابکے مانند ہو فصل چوتھی بیچ
بیان کسب کے فصل پانچوین بیچ بیان استبرا وغیرہ کے فصل چھٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کے
کہ اسمین بہت مسائل ضروری ہین مانند حرمت کھیلنے چوسر اور شطرنج اور خصی کرنے آدمی کے
مطلق اور خصی کرنے جانور کے بلا فائدہ اور حرمت استعمال کرنے ادویہ حرام کے وغیر ذالک
اور قبلہ کے فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہین کہ وہ بھی بہت بکار آمد ہین اور یہ باب اکثر بیچ
در مختار اور اسکی شرحون اور ملتقی الابحر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابون سے
لکھا ہوا اور نام اس رسالہ کا **معدن الجواہر** رکھا اور بعد مرتب ہونے کے بخدمت بابرکت
اپنے استاد بزرگوار جناب مولانا اسحق صاحب زادہ اللہ شرفاً کے عرض کیا اور جناب موصوف
نے اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کیں اور روایات صحیحہ باقی رکھیں غرضکہ اسکی تصحیح و
تنقیح مین حتی الوسع بہت کوشش کی گئی لیکن بندہ ہر نوع پر تقصیر عاجز ہوا ہے سو پاک
پروردگار جو کچھ اسمین خطا و چوک بھول ہوا اسکو معاف فرما اور توفیق دے ہم سب مسلمانون کو اسپر
عمل کرین آمین آمین یا ارحم الراحمین بحق محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و عترتہ اجمعین

باب ۱ پہلا [illegible] بیچ بیان [illegible] حدیث کے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تؤمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور روز آخر کے اور فرشتون کے اور کتابون
والنبیین والبعث بعد الموت والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی وان تشہد
اور نبیون کے اور جی اٹھنے کے بعد مرنے کے اور تقدیر بھلائی اور برائی کے اللہ تعالی کی طرف سے اور یہ کہ گواہی دے
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ بوضوء سابغ لوقتہا و
[illegible] رسول اللہ کے [illegible] نماز ساتھ وضو پورے کے واسطے وقت [illegible]

فصل دوسری بیچ بیان صد پند سودمند لقمان حکیم کے کہ اپنے فرزند ارجمند کو کہین اور
فرمایا ہر کہ این نصائح را شعار خود سازد در دنیا و آخرت کار خود سازد ۱ اول آنکہ
ای جان پدر خدای عز و جل را بشناس ۲ و ہر چہ او پند و نصیحت گوئی نخست بر آن
کار کن ۳ سخن باندازہ خویش گوی ۴ قدر مردم بدان ۵ حق ہر کس را بشناس
۶ راز خود نگاہدار ۷ یار را وقت سختی بیازمای ۸ دوست را بسود و زیان امتحان
کن ۹ از مردم ابلہ و نادان بگریز ۱۰ دوست زیرک و دانا گزین ۱۱ در کار خیر جہد
و جہد ملت ۱۲ بر زنان اعتماد مکن ۱۳ تدبیر با مردم مصلح و دانا کن ۱۴ سخن نیک
گوی ۱۵ جوانی را غنیمت دان ۱۶ ہنگام جوانی کار دو جہان را راست کن ۱۷ از دشمنان و
دوستان را عزیز دار ۱۸ با دوست و دشمن ابرو گشادہ دار ۱۹ مادر و پدر را غنیمت دان
۲۰ استاد را بہتر از پدر شمار ۲۱ خرج باندازہ دخل کن ۲۲ در ہمہ کار میانہ رو باش
۲۳ جوانمردی پیشہ کن ۲۴ خدمت مہمان بواجبی ادا کن ۲۵ در خانہ کہ در آئی چشم و
زبان نگہ دار ۲۶ جامہ و تن پاکیزہ دار ۲۷ با جماعت نماز باش ۲۸ فرزند را علم و ادب بیاموز
۲۹ و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز ۳۰ از کفش و موزہ کہ پوشی ابتدا از پای
راست کن ۳۱ وقت بر آوردن از پای چپ گیر ۳۲ با ہر کس کار باندازہ او کن ۳۳ شب
بیدار مردی آہستہ و نرم گوی ۳۴ و بر زبان گو ہمہ نگاہ کن ۳۵ کم خوردن و خفتن و گفتن
عادت خود ساز ۳۶ ہر چہ بخود نپسندی بر دیگران مپسند ۳۷ کارہا بدانش و تدبیر کن ۳۸
نا آموختہ استادی مکن ۳۹ با زن و کودک راز مگوی و ہر چہ بگوید ... ۴۰ از بد اصلان
چشم وفا مدار ۴۱ بے اندیشہ در کار مشو ۴۲ ناکردہ کردہ مشمر ۴۳ کار امروز بفردا مگذار ۴۴
با بزرگتر از خود مزاح مکن ۴۵ با مردم بزرگ سخن دراز مگوی ۴۶ عوام الناس را گستاخ مساز ۴۷

پھر بادشاہ کے سامنے چاروں تو دونو ہاتھ کو سیدھے اور چہرے پر ملے اور ذکر آیات شفا کرتے ہیں کہ جو بیمار کے لیے ایک بانی میں
پھر پانی ... ویشف صدور قوم مومنین ۲ وشفاء لما فی الصدور ۳ یخرج من بطونها
شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ۴ وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین ۵
وإذا مرضت فهو یشفین ۶ قل هو للذین آمنوا هدى وشفاء منقول ہے شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ
اللہ سے کہ بیٹا اونکا ایک بیمار مرض شدید ہوا کہ قریب بمرگ پونہچا اونکو نہایت فکر اور تردد ہوا کہا اونہون نے
کہ پس دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس شکوہ کیا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اپنے بیٹے کی بیماری کا پس فرمایا کیا ... ہو تو آیات شفا سے یعنی کیون غافل ہوا اونسے پس جاگا مین پس
سوچا مینے اونکو پس وہ چھہ جگہ پر مین کتاب اللہ مین ویشف صدور قوم مومنین الخ کہا اونہون نے
کہ پس لکھا مینے اونکو پھر گھولا مینے اونکو ساتھ پانی کے اور پلایا مینے اوسکو پس ایسا ہو گیا جیسے
اونٹ کھولا جاتا ہے رسی سے یعنی بالکل اچھا ہو گیا اور رہا شاد ان وفرحان یہ مواہب لدنیہ مین لکھا ہے
اور ... آیتین نفع دیتی ہین جادو سے اور پناہ ہوتی ہین شیطان اور چورون اور درندون سے
چار آیتین اول سورہ بقرہ کی اور ایک آیت الکرسی اور دو آیتین بعد اوسکے خالدون تک اور تین آیتین
سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ سے محسنین تک اور آخر سورہ بنی اسرائیل کا قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن الخ
اور دس آیتین اول صافات کی تا ... لازب اور دو آیتین سورہ رحمن کی یا معشر الجن والانس
تا تنتصران اور اخیر سورہ حشر کا لو انزلنا تا آخر اور دو آیتین قل اوحی کی انه تعالی جد ربنا سے لفظ
شططا تک پس یہ آیتین ہین کہ نام ... رکھا گیا ہے انکا سی وتنہ آیت اور والد بزرگوار میرے زیادہ
کرتے تھے اونپر الحمد اور قل یا ایها الکافرون اور قل هو الله اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس اور سورہ جن اول سے لفظ شططا تک اور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا تو لے ڈورا
نیلا اور پڑہے سورہ الرحمن اور جب فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہنچے تو گرہ لگاتا جاوے اور دم کرتا جاوے

بعد اوس مردے کو رنگ کے تگے مین ڈالدے عافیت دیگا اوسکو الله تعالی اور مخفی ہے
اور نام اصحاب کہف کے سبب امان کے ہین ڈوبنے سے اور جلنے سے اور لٹنے سے
اور چوری سے یملیخا مکسلمینا مکشلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس
تبیونس یوانس بوانس وکلبھم قطمیر وعلی الله قصد السبیل ومنها جائر اور جب کچھ
حاجت درپیش ہو تو پڑھے یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک پس الله
تعالی روا کریگا حاجت تیری اور واسطے روا ہونے حاجات ضروری کے پڑھے چار رکعتین اسطرح
کہ پڑھے پہلی رکعت مین بعد سورۃ فاتحہ کے لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۵
فاستجبنا له ونجیناه من الغم وکذلک ننجی المؤمنین سو بار اور دوسری رکعت مین سو بار پڑھے
رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اور تیسری رکعت مین سو بار پڑھے وافوض امری
الی الله ان الله بصیر بالعباد اور چوتھی رکعت مین سو بار پڑھے قالوا حسبنا الله ونعم الوکیل پھر
بعد سلام پھیرنے کے پڑھے سو بار۔ رب انی مغلوب فانتصر اور جسکو آسیب ہو پڑھے
اوسکے بائین کان مین سات بار ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیه جسدا
ثم اناب اور اذان بھی دے اوسکے کان مین سات بار اور پڑھے سورۃ فاتحہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیت الکرسی اور سورۃ والسماء والطارق
اور اخیر سورۃ حشر کا اور سورۃ والصافات ساری پس وہ جن جل جاوے گا اور یہ بھی پڑھے
اوسکے کان مین افحسبتم اخیر سورۃ مومنون تک اور یہ بھی کرے کہ پڑھے پاک پانی پر سورۃ فاتحہ
اور آیة الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۃ جن کی اور چھڑکے اوسکو اوسکے منہ پر پس وہ افاقہ پاویگا
اور اگر کسی مکان مین آسیب ہو تو چھڑکے اوس پانی کو اوس مکان کے کونون اور اطراف مین
پس نہین رہیگا وہ اوس مکان مین اور اگر آسیب ہو مکان مین اور پتھر پھینکتا ہو تو پڑھے یہ آیت

اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۔ چار میخین چوبین
پچیس پچیس بار پڑھکر گاڑ دے اونکو اوس گھر کے چارون کونون مین اور نام اصحاب کہف کے بھی لکھے
اوس گھر کی دیوارون پر اور بانجھ عورت کے لیے لکھے آیت وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ
قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے
اور پہناوے اوس عورت کے گلے مین ڈالدے اور یہ بھی کرے کہ پڑھے چالیس لونگون پر ہر ایک پر سات
سات بار اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ
ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ
مِنْ نُّوْرٍ اور وہ عورت ہر روز ایک کھالیا کرے اور شروع کرے کھانا اونکا وقت فارغ ہونے کے
غسل حیض سے اور صحبت کرتا رہے اوس عورت سے خاوند اوسکا اون ایام مین اور جس عورت کا
حمل گر پڑتا ہو تو یون کرے کہ لیوے ایک ڈورا سرخ برابر قد اوسکے کے اور نو گرہین دے اوسمین
اسطرح کہ دم کرتا جاوے ہر گرہ مین وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک اور درد زہ کے لیے
لکھے ایک پرچہ کاغذ پر وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيًا اَشَرَاهِيًا
اور اوسکو ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کر اوس عورت کی بائین ران مین باندھے بس انشاء اللہ تعالیٰ
وہ جلد جنے گی اہیا اشراہیا دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے معنی اسکے ہین اے زندہ پہلے ہر چیز کے اے
زندہ بعد ہر چیز کے کذا فی الدر المنثور اور جس عورت کے لڑکیان ہی ہوتی ہون اور لڑکا نہ ہوتا ہو
تو لکھے پہلے اسکے کہ گذرین حمل پر تین مہینے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے
یہ آیت اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ
شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ اور لکھے یہ آیت بھی يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا

برائے محبت

برائے حمل

حیض

باسن مین لکھے اور پانی سے دھوکر پلاوے چالیس روز تک یا حی حین لا حی فی دیمومۃ
ملکہ وبقائہ یا حی کہتا ہون مین کہ دیکھا مینے اپنے والد بزرگوار کو کہ زیادہ کرتے تھے ہر
سورۂ فاتحہ کو اور جسکی چیز کچھ جاتی رہی ہو پس پڑھے یا حفیظ ایک سو انیس بار بغیر
زیادتی اور کمی کے پھر پڑھے یہ آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من
خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ایکسو گیارہ بار
اللہ تعالی پھر اوس چیز کو اوس تک پونچاوے گا اور چور کے پہچاننے کو دو شخص آمنے
سامنے بیٹھکر ایک بدھنی کلے کی اونگلیون سے پکڑین اور جسپر گمان چوریکا ہو نام اوسکا
اوس بدھنی پر لکھین اور سورۂ یس اول سے لفظ من المکرمین تک پڑھے پس اگر وہ چور
ہوگا تو بدھنی پھرنے لگے گی اور اگر بدھنی نہ پھرے تو اوسکا نام مٹا دے اور اور کا نام لکھے
اور اسیطرح کرے یہان تک کہ بدھنی پھرے کہتا ہون مین کہ واجب ہے اوس شخص پر کہ مانند
اس عمل کے جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چوری کا نکرے اور اوسکے گناہ کو ظاہر نکرے
بلکہ وہ بھی قرائن اور علامات کے ہوے اسلیے کہ یہ راہ تجسس نشان و علامات کی ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے ولا تقف الخ یعنی اور وہ پی مت ہو اوس چیز کے کہ تجھے معلوم نہین تحقیق
سماعت اور بینائی اور دل ہر ایک اوس سے پوچھا جاوے گا اور اگر بردہ کسی کا بھاگ
جاوے تو سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک کاغذ پر لکھے پھر لکھے اللہم انی اسئلک بان لک
السموات والارض ومن فیہن فاجعل اللہم السماء والارض وما فیہما علی عبدک
فلان بن فلانۃ اضیق من حلقۃ حتی یرجع الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین پھر لکھے
او کظلمات [illegible] ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون ہ وضرب لنا مثلا و
نسی خلقہ ہ واللہ من ورائہم محیط بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ پھر کے اللہم انی اسئلک

بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیٰتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَسُرَّ
الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور اس کا نقشہ کسی چیز میں چھپا کر تاریک گھر میں بیچ
دو پتھروں کے رکھدے اور اگر چاہے تو کہ حاجت تیری اللہ تعالیٰ روا کرے تو سورۂ فاتحہ پڑھا کرے
کہ میم رحیم بسم اللہ کی ساتھ لام الحمد کے وصل کر اور درمیان سنت اور فرض فجر کے پڑھا اور شروع
روز اتوار سے کر اوس روز ستر بار پڑھا اور دوسرے روز ساٹھ بار اسیطرح ہر روز دس بار کم کی جاوے
تاکہ ہفتہ کے روز دس بار پڑھی جاوے اور اگر کوئی شخص گرفتار کسی بلا میں ہوا اور چاہے کہ خواب میں
راہ نکلنے کی اوس سے دیکھے پس وضو کرے اور پاک کپڑے پہنے اور رو بقبلہ داہنی کروٹ
لیٹے اور والشمس اور واللیل اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑھے اور ایک روایت میں قل ہو اللہ
کے بدلے والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر کہے اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ
فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلَی الْاِجَابَةِ دَعْوَتِیْ پس اگر خواب میں دیکھے اوس چیز کو
کہ خوش کرے اوسکو بہتر ہو وگرنہ اسیطرح دوسری شب میں کرے پس اگر خواب میں دیکھے تو بہتر وگرنہ تیسری
شب میں اسیطرح کرے اسیطرح کرے سات راتوں تک یوں ہی کرے انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جاوے گا
تجربہ کیا ہے ایک جماعت نے ہمارے یاروں میں سے تپ زدہ کے لیے لکھکر اوسکے بازو میں باندھے
بحکم خدا تعالیٰ کے جلد اچھا ہو جاویگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ
الْحَکِیْمِ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ
مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَهُوْدِیَّةً فَبِحَقِّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا اَکَلْتِ لِفُلَانِ
ابْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَّلَا هَشَمْتِ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِیْ عَنْهُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی

برائے قضائے حاجت

برائے حاجت

مسئلہ رویا

تعویذ تپ

برحمتك وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم اور پڑھے تپ لرزہ پر
ہر روز بعد عصر کے سورۂ مجادلہ بھی تین بار اور واسطے اوس شخص کے کہ اوسے خنازیر ہون
بقدر قد بیمار کے تسمہ بطور ڈورے کے لیوے اور اکتالیس گرہین اوسمین لگاوے اور ہر گرہ
مین یہ دعا دم کرے بسم الله الرحمن الرحيم اعوذ بعزة الله وقدرة
الله وقوة الله وعظمة الله وبرهان الله وسلطان الله وكنف الله وجوار الله
وامان الله وحرز الله وصنع الله وكبرياء الله وكلمات الله وبهاء الله وجلال الله
وكمال الله لا اله الا الله محمد رسول الله من شر ما اجد اور جسکے بدن پر سرخ بادہ
ظاہر ہو یہ دعا سات بار اوسپر پڑھے اور اشارہ ساتھ چھری کے کرے بسم الله الرحمن الرحيم
اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك وسلم بسم الله العظيم بكلام الكريم الرحمن
الرحيم رب العرش العظيم بعزة الله وقدرته وسلطانه ايتها الحمرة جاءتك حمرة
من السماء وقال سليمن يا ايها الريح اجيبي داعي الله ومن لم يجب داعي الله فليس
بمعجز وساله من تحميد بسم الله وبالنباء الطيب على الله الله يكفيك والله
يشفيك من كل داء يؤذيك ومن كل آفة تعتريك لا حول ولا قوة الا بالله
العلي العظيم وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين وسلم
تسليما كثيرا كثيرا برحمتك يا ارحم الراحمين اور جو کوئی شکایت رکھتا ہو بینائی کی
طرف سے بعد ہر نماز فرض کے پڑھے فكشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد
اور جسکو مرگی ہو تختی تانبے کی لیوے اور اتوار کے دن اول روز مین بعد نکلنے آفتاب کے
کھودے ایک طرف اوسکے يا قهار انت الذي لا يطاق انتقامه اور دوسری طرف تختی کے

يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ تمام ہوئے اعمال قول
جمیل کے اور سند انکی ہمؤلف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی
رحمہ الله تک یون ہی کہ اجازت دی انکی اس عاجز محمد قطب الدین مؤلف اس رسالہ کو
جناب مولانا محمد اسحق صاحب زادہ الله شرفا نے اور اونکو اجازت دی اونکے نانا بزرگوار
حضرت مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے اور اونکو اجازت دی اونکے والد ماجد حضرت
شاہ ولی الله محدث دہلوی نے اور یہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا ہی ہر بھائی مسلمان
کو جو چاہے انسے منتفع ہو قَالَ اللهُ الْمُتَكَبِّرُ يَكَالِ الْمُتَغَيِّرِ آب سنوای بھائیو ایک عمل
ایسا ہی کہ سب رنج اور بیماریون کو مفید ہو اسپر عمل کرنا چاہیے منقول ہی ابن عباسؓ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو کرتا ہی الله
اوسکے لیے ہر فکر سے کشادگی اور ہر تنگی سے نکلنا اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سے کہ نہیں گمان رکھتا انتہی پس معلوم ہوا
کہ استغفار کو تاثیر ہی بیچ دفع فکر اور تنگی کہ اس لیے کہ اتفاق ہی اہل ملل اور عقلای امت کا کہ معاصی اور فساد باعث
ہوتے ہیں فکر اور غم کے اور تنگی دل اور امراض وغیرہ سے بہت ہیں اور دوا اسکی توبہ کے اور استغفار کے نہیں کذا فی مواہب اللدنیہ

باب ۲ الکراہۃ

یعنی بیچ بیان مکروہ چیزون کے جاننا چاہیے کہ نزدیک امام محمدؒ کے جو مکروہ تحریمی ہی وہ حرام ہی
یعنی مانند حرام کے ہی عذاب ہونے مین ساتھہ دوزخ کے اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کے
قریب تر ہی اتفاقا اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسف رحمہ الله کے مکروہ تحریمی
قریب تر ہی طرف حرام کے اور صحیح اور مختار یہی ہی اور مانند مکروہ تحریمی کے ہی بدعت اور شبہہ پس نسبت
مکروہ تحریمی کی طرف حرام کے مانند نسبت واجب کے ہی طرف فرض کے پس ثابت ہوتا ہی
مکروہ تحریمی ساتھہ اوس چیز کے کہ ثابت ہوتا ہی ساتھہ اوسکے واجب یعنی ساتھہ دلیل

ظنی کے آیات واحادیث سے اور گنہگار ہوتا ہی اوسکے ارتکاب سے جیسے کہ گنہگار ہوتا ہی
ساتھہ ترک کرنے واجب کے اور مثل واجب کے ہی گناہ مین ساتھہ ترک کرنے کے سنت موکدہ
اور تلویح مین لکھا ہی کہ ترک سنت سے مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم رہتا ہی
شفاعت نبی مختار سے صلی اللہ علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کے ہی نہ حرام انتہی

فصل بیچ بیان کھانے اور پینے کے **مسئلہ** فرض ہی کھانا اور پینا اسقدر کہ
دفع کرے ہلاک ہونے کو اور اگر حلال کھانا پینا بہم نہ پونہچے اور مارے بھوکھ کے مرا جاتا ہو
تو اس صورت مین حرام کھانا پینا بھی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی اسقدر کہ بسبب اوسکے
نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکے اور سہل ہو اوسپر روزہ اور مشتقی مین ہی کہ فرض اسقدر ہی کہ دفع
ہلاکت کرے اور سبب اوسکے نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکے انتہی اور مباح ہی پیٹ بھرکر کھانا پینا
واسطے زیادتی قوت کے اور حرام ہی زیادہ اس سے اور زیادہ اس سے وہ ہی کہ ظن غالب ہو کھانے
والے کو کہ یہ معدہ میرا فاسد کردیگا پس اسطرح کھانا پینا حرام ہی مگر یہ کہ چاہے ارادہ کھاوے اسقدر کہ
قوت ہو کل کے روزہ رکھنے کی یا تاکہ نہ حیا کرے مہمان اوسکا یا اور اسکے مانند تو حرام نہین اور
[illegible] ساتھہ کم کھانے کے یہان تک کہ ضعیف ہو جاوے اداے عبادت سے
اور جو کوئی [illegible] حالت مخمصہ مین یا روزہ رکھے اور نہ کھاوے یہان تک کہ مرجاوے
تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کے کہ دوا نکی یہان تک کہ مرگیا یعنی اس صورت مین گنہگار
نہین ہوئیگا **مسئلہ** نہین مضایقہ اقسام میوون کے کھانے کا اور ترک کرنا اوسکا افضل ہی
اور طیار کرنا کئی طرح کے کھانون کا اسراف ہی اور اسیطرح اسراف ہی رکھنا روٹی کا دسترخوان پر
زیادہ حسب [illegible] سے **مسئلہ** مکروہ ہی پونچھنا انگلیون کا یا چھری کا روٹی سے اور رکھنا نمکدان کا روٹی پر
مسئلہ سنت کھانے کی یہ ہی کہ بسم اللہ کہکر کھانا شروع کرے اور بعد کھا چکنے کے حمد کرے

اللہ تعالیٰ کی اور دھوئے دونو ہاتھ پہلے بھی کھانے کے اور بعد بھی اور کھانے کے
پہلے جو ہاتھ دُھلاوے تو اول جوانون کے دُھلاوے اور بعد کھانے کے اول بڈھون کے
دھلاوے **مسئلہ** مکروہ ہی گوشت گدھون کا سوائے گورخر کے اور پیشاب گدھون اور دودھ کا
اور دودھ گدھی کا اور دودھ اور گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی میں لکھا ہی کہ نہ کھائی
جاوے جلالہ اور نہ پیا جاوے دودھ اوسکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
اوسکے کھانے سے اور پینے دودھ اوسکے سے اور جلالہ اوس جانور کو کہتے ہین کہ عادت ہو اوسکی
کھانے مردار اور نجاست کی پس اگر ہو غذا اوسکی نجاست اور مردار ہی کھاتا ہو اور کچھہ نہین کھاتا
تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبودار ہو جاتا ہی اگر اوسکو بند رکھتے ہین یہان تک کہ جاتی رہتی ہی بدبو
اوسکی تو کھانا اوسکا حلال ہوتا ہی اور اندازہ کی گئی ہی مدت اوسکے بند رکھنے کی اسطرح کہ ایک
مہینا اونٹ کے لیے اور بیس دن گاے کے لیے اور دس دن بکری کے لیے اور تین دن
مرغی کے لیے یعنی اتنے دنون بند رکھے کہ نجاست نکھانے دے تو بدبو جاتی رہتی ہی اوسکے
گوشت مین سے اور کھانا اوسکا حلال ہو جاتا ہی اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست اور مردار
بھی کھاتا ہو اور اور بھی کچھہ کھاتا ہو کہ بدبودار نہو گوشت اوسکا تو نہین مضایقہ ہی اوسکے کھانے کا
اور دودھ پینے کا یعنی بغیر بند رکھنے کے چنانچہ اسی لیے حلال ہی کھانا اوس بکری کے بچے کا کہ
پرورش کیا گیا ساتھہ دودھ سور کے اسلیے کہ گوشت اوسکا نہین متغیر ہوتا اور جو کچھہ کھاتا ہی ہو جاتا ہی
مستہلک نہین باقی رہتا اثر اوسکا اور بنا بر اسیکے کہا ہی علما نے کہ نہین مضایقہ ہی مرغی کے کھانیکا
اسلیے کہ وہ سوائے نجاست کے اور بھی کچھہ کھا لیتی ہی اور روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کھاتے تھے مرغی اور یہ نہین روایت کی گئی ہی کہ اوسکو تین روز بند کرتے تھے پس اسکا بند کرنا
بطریق تنزہ کے ہی نہ یہ کہ شرط ہی انتہیٰ اور فتوی اسپر ہی کہ گوشت گھوڑے کا حرام نہین اور اوسکے دودھ

پیٹ کا کچھ مضایقہ نہیں مسئلہ اگر پلایا جاوے شراب وہ جانور کہ کھایا جاتا ہی گوشت اوسکا جو ذبح
کیا جاوے اسیوقت تو حلال ہی کھانا اوسکا لیکن مکروہ ہی مسئلہ مکروہ ہی کھانا اور پینا اور تیل
لگانا اور خوشبو لگانی چاندی سونے کے برتن مین مرد اور عورت کے لیے اور اسیطرح مکروہ ہی
کھانا سونے اور چاندی کے چمچے سے اور سرمہ لگانا سلائی اور سرمہ دانی سے اور اسیطرح آئینہ
اور آرسی اور قلم اور دوات اور اسکے مانند سونے چاندی کے استعمال کرنا اور مراد مکروہ سے
حرام ہی اور حرمت سونے چاندی کے باسن وغیرہ استعمال کرنے کی اس حدیث سے سمجھی گئی کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پیتا ہی باسن سونے اور چاندی کے سے ہلاتا ہی
اپنے پیٹ مین آگ دوزخ کی اسمین حرمت پینے کی تو صریح ہی اور تیل وغیرہ کے استعمال کرنے کو اسپر قیاس
کیا اسلیے کہ وہ بھی اسی کے حکم مین ہی اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی تیل لگانا چاندی
کے باسن مین اور اسیطرح مکروہ ہی یہ کہ تیل ڈالے اوسمین سے ہتھیلی پر پھر لگاوے سر کو یا داڑھی کو
انتہی مسئلہ مکروہ ہی کھانا بیچ تانبے یا پیتل کے اور افضل مٹی کا برتن ہی فرمایا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو لوئی بناوے اپنے گھر کے باسن مٹی کے زیارت کرتے ہین اوسکی فرشتے اور نہین
مکروہ ہی استعمال کرنا لیون کے سیسہ اور شیشہ اور بلور و عقیق کے باسنون کا اور امام شافعی کے
نزدیک انکا بھی استعمال مکروہ ہی مسئلہ حلال ہی کھانا پینا باسن مفضض سے یعنی جسمین میخین
وغیرہ چاندی کی جڑی ہون کہ پگھلانے سے چاندی الگ ہو جاوے اور حلال ہی سوار ہونا زین مفضض پر
اور بیٹھنا کرسی مفضض پر ولیکن بشرط اسکے کہ منہ لگانے کی جگہ اور بیٹھنے کی جگہ چاندی نہ
اور اسیطرح سے حلال ہی کرسی اور باسن مضبب یعنی جسپر سونے اور چاندی کے پترے لگے
ہون اور حلال ہی آئینہ کا حلقہ مفضض اور مضبب بنانا جیسے کہ اگر سونے یا چاندی کی میخین وغیرہ
جڑی ہون اور ہتھال تلوار اور چھری کے یا اوپر قبضے انکے کے یا اوپر لگام یا رکاب کے اور نہ لگے

تا ہم اپنا مگر سونے اور چاندی کے تو جائز ہو اور اسیطرح جائز ہی گھسنا کپڑے پر ساتھ سونے یا چاندی کے
اور امام یوسف کے نزدیک یہ سب مکروہ ہی اور یہ اختلاف بیچ اوس سونے چاندی کے ہی کہ
جدی ہو جاوے پگھلانے سے جیسے منقش مین ہوتا ہی پس ملمع کہ نہین جدا ہوتا ہی اوسکا منع
نہین بالاجماع مسئلہ اگر کسی نے بھیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانے کے لیے پس لے آئے
خرید کر گوشت اور کہا کہ خریدا میں نے اسکو کتابی سے یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمان سے تو
جائز ہی کھانا اوسکا اسلیے کہ قول کافر کا مقبول ہی معاملات مین نہ امور دینیہ مین اور اگر وہ کہے
کہ خریدا ہی مینے اسکو مجوسی سے تو حرام ہی کھانا اوسکا مسئلہ قبول کیا جاوے قول مملوک کا
اگرچہ عورت ہو اور قول لڑکے کا بیچ تحفہ بھیجنے کے اور اذن کے برابر ہی کہ ہو اذن ساتھ تجارت کے
یا داخل ہونے کے گھر مین مثلاً اور مقید کیا ہی اسکو سراج مین ساتھ اسکے کہ جب غالب ہو دل کی
راے پر صدق انکا پس اگر خریدا چھوٹے نے مانند صابون اور اشنان کے نہین مضایقہ ہی
ساتھ بیچنے اوسکے کے اور اگر خریدا مانند انگور اور حلوے کے نہین لائق بیچنا اس لیے کہ ظاہر
جھٹلاتا ہی اوسکو کہ اکثر ایسی چیزون کی خرید فروخت کی لڑکون کو اجازت نہین ہوا کرتی بخلاف
صابون وغیرہ کے کہ انکی اجازت ہوتی ہی اور قبول کیا جاوے قول فاسق اور کافر اور غلام کا
معاملات مین بسبب بہت واقع ہونے معاملات کے جیسے کہ اگر خبر دے کہ مین وکیل ہون فلانے کا
اس چیز کے بیچنے مین تو جائز ہی خریدنا اوسے اگر غالب ہو راے پر صدق اوسکا اور شرط کی گئی ہی
عدالت امور دینیہ مین کہ جو درمیان بندے اور رب کے ہین مانند خبر دینے کے نجاست پانی کی
پس تیمم کرے اور وضو نکرے اگر خبر دے ساتھ نجاست کے مسلمان عادل یعنی جو کہ باز رہتا ہو
اون چیزون سے کہ اعتقاد رکھتا ہی اونکی حرمت کا اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کرے یعنی
سوچے بیچ خبر دینے فاسق اور مستور الحال کے ساتھ نجاست پانی کے پھر عمل کرے طرف غالب راے کے اگر ہوا وہ پانی نجس تیمم کرے بیچ اس

صورت میں کہ غالب ہو اسکی سچائی پر صدق اوسکا اور اگر وضو کرے پہر تیمم کرے جسکو غالب ہو اوسکی بدلے پر کذب اور ہو اخبر دینے والا کافر
جسکا ظن غالب ہو صدق اوس کے کا تو بہا دینا اوس پانی کا احب یعنی اولی ہے اور اگر تیمم کرے
پہلے بہا دینے پانی کے تو نہین جائز ہوگا تیمم اوسکا بخلاف خبر فاسق کے اس لیے کہ اسمین صلاح
فی الجملہ ہوتی ہے بخلاف کافر کے کہ وہ بالکل صلاح نہین رکہتا اور اگر خبر دے ایک عدل ساتھ طہارت
پانی کے اور ایک عدل ساتھ نجاست اوسکی کے تو حکم کیا جاوے گا ساتھ طہارت اوسکی کے
بخلاف ذبیحے کے اور اعتبار کیا جاوے گا غلبے کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور ذبح کیے ہوئے
اور مردار کے یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون مین باسن پاک بہی ہین اور نجس بہی یا ان جانور ذبح
ذبح کیے ہوے بہی ہین اور مردار بہی تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی اگر پاک باسن یا جانور ذبح کیے
ہوے زیادہ ہون مثلا سو باسنون مین ساٹھ پاک ہین اور چالیس نجس یا سو جانورون مین ساٹھ
ذبح کیے ہوے ہین اور چالیس مردار تو تحری کرے یعنی سوچ کر پاک کو جدا کرے اور اگر نجس
یا مردار زیادہ ہون یا برابر ہوان تو نہ تحری کرے مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بہی تحری کرے
اسی لیے اور کپڑون مین مطلق تحری کرے یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ ہون تحری
کرکے پاک جدا کرلے مسئلہ کپڑا جب کہ ایسا نجس ہو کہ اوس سے نماز پڑہنی نہ درست ہو
تو نہین جائز پہننا اوسکا غیر حالت نماز مین بہی مگر جبکہ نہ پاوے سواے اوسکے اور کپڑا
تو پہننا اوسکا جائز ہے یہ مسئلہ نصاب الاحتساب کے باب الاحتساب فی الثیاب
مین ہے اور درمختار کے باب شروط الصلوۃ مین لکہا ہے کہ جائز ہے پہننا نجس کپڑے کا
غیر نماز مین مسئلہ اگر کوئی دعوت کیا جاوے اور جاوے وہان کوئی کہیل یا غنا یعنی
راگ اور اوسکو پہلے سے معلوم نہ تہا ہونا اوسکا تو بیٹہ جاوے اور کہاوے اگر کہیل
وغیرہ اوس مکان مین نہ ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہین لائق ہے بیٹہنا بلکہ نکل آوے اگر نہ سکے

بموجب قول اللہ تعالیٰ کے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
پھر اگر مکان میں بجتا لہو وغیرہ اور یہ وہاں بیٹھا پس اگر قادر ہو منع کرنے پر منع کرے
اور اگر نہ قادر ہو صبر کرے اگر نہ ہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر منع کرنے پر بھی نہیں
تو نکل آوے اور نہ بیٹھے اس لیے کہ اس میں عیب لگتا ہے دین کو اور اگر مہمان کو پہلے
معلوم ہو کہ وہاں کھیل وغیرہ ہے تو جاوے ہی نہیں اسلئے برابر ہے کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا
اسلیے کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہے بعد حاضر ہونے کے نہ پہلے اوس سے کے اور اس سے
یہ معلوم ہوا کہ جتنے آلات لہو کے ہیں یعنی باجے وغیرہ حرام ہیں اور داخل ہوے آلات
لہو والوں پر بغیر اذن اونکے واسطے منع کرنے منکر کے کہا ابن مسعود نے کہ آواز باجوں کی
اور راگ کی اوگاتی ہے نفاق کو دل میں جیسے کہ اوگاتا ہے پانی گھانس کو اور بزازیہ میں لکھا ہے
کہ سننا باجوں کی آواز کا حرام ہے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سننا باجوں کا
معصیت ہے اور بیٹھنا وہاں فسق ہے اور لذت حاصل کرنا ساتھ اوسکے کفر ہے یعنی کفران
نعمت ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے اعضا دیے ہیں عبادت کے لیے پس غیر عبادت میں صرف
کرنا اون کا کفران نعمت ہے نہ شکر پس واجب ہے یہ کہ پرہیز کرے اون کے سننے سے

فصل دوسری بیچ بیان لباس کے مسئلہ ایک لباس تو فرض ہے وہ اسقدر ہے
کہ ستر اوس سے چھپ جاوے اور دفع کرے سردی اور گرمی کو اور اولیٰ یہ ہے
کہ ہو سوت کا یا کتان کا اوسط کے درجے میں نہ بہت اچھا اور نہ بہت برا اور ایک
لباس مستحب ہے وہ یہ ہے کہ زائد ہو لباس مذکور سے اور پہنے بہ نیت زینت اور اظہار
نعمت الٰہی کے اور ایک لباس مباح ہے وہ یہ ہے کہ پہنے کپڑا اچھا واسطے زینت کے اور ایک
مکروہ ہے وہ یہ ہے کہ پہنے واسطے تکبر کے اور مستحب ہے کہ ہو لباس سفید یا سیاہ اور سنت ہے

لٹکانا دستار کے سرے کا درمیان دونون مونڈھون کے بقدر ایک بالشت کے اور بعضون نے کہا بقدر ایک ہاتھ کے اور بعضون نے کہا بیٹھنے کی جگہ تک اور جب ارادہ کرے از سر نو دستار باندھنے کا تو کھولے اوسکو جیسے باندھا تھا یعنی ایک ایک پیچ **مسئلہ** حرام ہی پہننا مرد کو حریر یعنی ریشمی کپڑے کا اگرچہ حائل ہوا وسمین اور اوسکے بدن مین اور کوئی کپڑا اور لڑائی مین بھی مرد کو ریشمی کپڑے کا پہننا حرام ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک درست ہی اور ریشمی کپڑا پہننا عورتون کو نہین حرام مرد کو حرام ہی مگر بقدر چار انگشت کے مانند سنجاب کپڑے کے جائز ہی اور ظاہر مذہب یہ ہی جمع کرنا متفرق کا ہی اگرچہ علامے تین ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عمامے مین دو جگہ یا زیادہ علم ہون تو جمع کیے جاوین اسیطرح حلال ہی مسئلہ اپارہ یعنی کپڑا بقدر چار انگشت کے **مسئلہ** نہین مضائقہ وس کپڑے کا کہ تانا اوسکا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا ریشم کا تو نہین درست مگر لڑائی مین درست ہی بشرطیکہ صفت ہو کہ بسبب اوسکے دشمن سے بچ سکے اور اگر باریک ہو تو حرام ہی بالاجماع **مسئلہ** مکروہ ہی ازار بند ریشم کا ڈالنا ازار مین اور اسیطرح مکروہ ہی ٹوپی حریر کی اگرچہ ہو نیچے عمامے کے اور مکروہ ہی تھیلی یا بٹوا ریشمی لٹکانا اور خلاف کیا ہی تاتارخانیہ نے پٹی ریشمی زخم کے **مسئلہ** اچھا ہی فقہا کے لیے باندھنا دستار و رازکا اور پہننا کپڑون فراخ کا اور نہین مضائقہ ساتھ باندھنے سیاہ ریشمی کپڑے کے آنکھون پر بسبب عذر کے یعنی رمد وغیرہ کے **مسئلہ** نہین مضائقہ ساتھ لگانے گھنڈیون اور حلقے یعنی وستہ ریشمی یا سنہری یا روپہلی کے **مسئلہ** حلال ہی ریشمی کپڑے کا تکیہ لگانا اور بچھانا اوسکا اور سونا اوسپر اور کہا صاحبین اور شافعی اور مالک نے کہ یہ حرام ہی اور یہی صحیح ہی جیسے کہ مواہب الرحمن مین ہی اور بیٹھنا چاندی پر حرام ہی بالاجماع **مسئلہ** اگر بانا ہو ریشم

اور غیر ریشم ملا ہو تو ظاہر یہ ہی کہ اعتبار غالب کا ہی اور اگر کپڑے مین بجاے روئی کے ریشم
بھرا ہو تو نہین مضایقہ اوسکا مسئلہ یہ کہ مکروہ ہی پہننا کسنبی اور زعفرانی اور سرخ اور زرد
کا مردون کو نہ عورتون کو اور نہین مضایقہ عورتون کے پہننے کا مسئلہ نہین جائز مردونکو
زیور پہننا سونے اور چاندی کا مگر انگشتری مہر کی اور منطقہ اور زیور تلوار کا لیکن تو حلال
و غیرہ چاندی کی جائز ہین اگر نہ ارادہ کرے تزئین کا اور مجتبی مین لکھا ہی کہ نہین حلال
استعمال کمربند کا کہ وسط اوسکا حریر کا ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ حلال ہی جب کہ
نہ ہو نیچے عرض اوسکا چار انگشت کو اور اسمین یہ بھی ہی کہ نہین مکروہ کمربند مین حلقہ
لوہے اور تانبے اور ہڈی کا مسئلہ نہ پہنے مہر مگر چاندی کی پس حرام ہی غیر چاندی کی خواہ
سونے کی ہو خواہ لوہے کی خواہ پیتل کی خواہ پتھر کی خواہ ہڈی کی خواہ شیشے کی خواہ اور
چیز کی پس جب ثابت ہوئی کراہت ان چیزون کی مہر پہننے کی تو ثابت ہوئی
کراہت انکی مہر بیچنے کی اور بنانے کی اسلیے کہ اسمین اعانت ہی اس چیز پر کہ
نہین جائز ہی اور جو چیز کہ باعث ہو امر غیر جائز کی تو وہ نہین جائز ہی اعتبار اسمین چاندی
کے حلقے کا ہی نہ نگینے کا پس جائز ہی نگینہ پتھر اور عقیق اور یاقوت وغیرہ کا اور حلال
ہی میخ لگانی سونے کی بیچ سوراخ نگینے کے اور مہر اسطرح پہنے کہ نگینہ ہتھیلی
کی طرف رہے اور نقل کی سید نے نووی سے کہ اجماع ہی علما کا اسپر کہ مہر پہننی دونون
ہاتھون مین جائز ہی لیکن اختلاف افضلیت مین ہی کہ بعضون کے نزدیک داہنے ہاتھ
مین پہننی افضل ہی اور بعضون کے نزدیک بائین ہاتھ مین اور کھدوانے اوسمین نام اپنا
یا نام اللہ تعالی کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ محمد رسول اللہ اور نہ زیادہ ہو
مہر ایک مثقال سے یعنی ساڑھے چار ماشے سے اور افضل ہی نہ پہننا مہر کا سواے سلطان

اور قاضی اور اوس شخص کے کہ اوسکو کام پڑتا ہے مہر سے مانند متولی وغیرہ کے مسئلہ
نہ باندھے دانت سونے کے تار سے بلکہ چاندی کے تار سے باندھے اور ناک و ان
چیزوں کی بنانی جائز ہے مسئلہ مکروہ ہے لڑکے کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنانا یا شراب پلانی
اس لیے کہ جو چیز پہننے اور کھانے پینے کی حرام ہے وہ پہنانی اور کھلانی اور پلانی
بھی حرام ہے مسئلہ نہیں مکروہ ہے رومال رکھنا اعضای وضو کے پونچھنے کے لیے
یا پسینا پونچھنے کے لیے اگر ہو واسطے حاجت کے اور اگر ہو واسطے تکبر کے تو مکروہ ہے
مسئلہ نہیں مکروہ ڈورا باندھ لینا انگلی پر یا انگوٹھے پر واسطے یاد دلانے کسی چیز کے
اور حاصل یہ کہ جو چیز کرے واسطے تکبر کے تو مکروہ ہے اور جو چیز کرے بنا بر حاجت کے
تو وہ نہیں مکروہ مسئلہ مجتبی میں لکھا ہے کہ تعویذ مکروہ وہ ہے کہ ہو بغیر عبارت عربی کے
کذا فی الدر اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ اجماع ہے علما کا اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی
تعویذ کے وقت جمع ہونے تین شرطوں کے ایک تو یہ کہ ہو ساتھ کلام الٰہی اور اسما
و صفات اوسکے کے اور دوسرے یہ کہ ہو ساتھ زبان عربی کے اور تیسرے یہ کہ اعتقاد
یہ ہو کہ تعویذ اثر نہیں کرتا بذات بلکہ ساتھ تقدیر الٰہی کے

فصل

بیچ نظر کرنے اور مانند اوسکے کے مسئلہ دیکھے مرد بدن مرد کا اور لڑکے کا کہ پہنچے
حد شہوت کو اگرچہ امرد ہو اور صاحب صورت ہو سوا اوس چیز کے کہ نیچے ناف کے ہے
گھٹنے کے نیچے تک پس گھٹنا ستر ہے نہ ناف اور جائز ہے دیکھنا مرد کو اپنی بیوی کا اور
لونڈی کا ایسی لونڈی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے ساتھ شہوت کے اور غیر
شہوت کے اور اولیٰ نہ دیکھنا اوسکا ہے اس لیے کہ باعث ہوتا ہے نسیان کا اور
لونڈی میں جو یہ قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے اس سے نکل گئی لونڈی

مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودھ کے
یا مصاہرت کے پس حکم اونکا مثل اجنبی لونڈی کے ہے اور دیکھے اپنی محرمہ کا سر اور
منہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن مین ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت
والا نہ دیکھے اور نہ دیکھے طرف پیٹ اور پیٹھ ان محرمہ کے اگرچہ امن ہو شہوت سے
اور نہین مضایقہ اسکا کہ خلوت کرے اور سفر کرے ساتھ محرمہ کے پس اگر احتیاج پڑے
اسکے سوار کرنے کی اور اوتارنے کی تو نہین مضایقہ اسکا کہ چھوئے اوسکو کپڑے پر سے
اور کپڑے پیٹ اور پیٹھ اوسکی نہ اوس چیز کو کہ نیچے ہے اون دونون کے بشرطیکہ
امن ہو شہوت سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا از راہ یقین
یا ظن کے یا شک کے تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ سے تو
باز رہے مرد اوس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھ
کپڑون کے تاکہ نہ پہونچے مرد کو حرارت عورت کے بدن کی اور اگر پیدا ہوئے شہوت تو منع کرے
شہوت کو اپنے دل سے بقدر امکان کے اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد
مانند محرمہ کے ہے اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کے جن اعضاے مذکورہ کا
دیکھنا درست ہے چھونا بھی اونکا درست ہے اگر امن مین ہو شہوت سے آپ بھی اور دوسرا بھی
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بوسہ لے اپنی مان کے پاؤن کا
پس گویا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکھٹ کا اور اگر امن نہ ہو شہوت سے یا شک ہے شہوت کو
تو نہین حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا
بدن ہے مگر چہرہ اور دونون ہاتھ اور دونون قدم موجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا

جائز ہی اگر امن ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادائے
شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کے اور نکاح کے ارادہ کرنیوالے کو اور اوسکو کہ ارادہ
خرید کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی
اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہین جائز ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر وہ عورت
جوان ہو اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسکی نہین آتی یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے پر اور اوسکے
نفس پر شہوت سے تو جائز ہی چھونا ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا بڑھیا کا
جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکے اور خلوت کرے جبکہ امن ہو اپنے نفس پر اور اگر [illegible]
نہین اور اشباہ مین لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے حرام ہی مگر واسطے [illegible]
دیوانہ کے کہ بھاگ کر چلی جاوے کھنڈ مین یا ہو بڑھیا بدشکل یا ہو پس پردہ کے
مسئلہ خلوت ساتھ محرم کے مباح ہی مگر ساتھ دودھ شریک بہن کے اور ساس جوان
کے نہین جائز مسئلہ شرح تنویر الابصار مین لکھا ہی کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر بڑھیا چھینکے
یا سلام کرے تو جواب دے اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور اگر بڑھیا نہو تو نہ جواب دے
مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خریدنے کا تو جائز ہی چھونا اوسکے اون اعضا کا
کہ حلال ہی دیکھنا اون کا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی
چھوٹی لڑکی کا کہ خواہش شہوت نہو اوسے مسئلہ جائز ہی طبیب کو دیکھنا طرف جگہ مرض
عورت کے واسطے ضرورت کے اور لائق یہ ہی طبیب کو کہ سکھادے ایک عورت کو
علاج کرنا عورت کا اسلیے کہ نظر جنس کیطرف جنس کی خفیف تر ہی پس اگر نہو سکے تو چھپا دے
تمام اعضا اوسکے سوا موضع مرض کے پھر دیکھے بقدر ضرورت کے اور جلدی اوس سے
نظر پھیر لے اسلیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کے جائز ہی نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ کا .

اور حقنہ کرنے والے کا ہی اور اسیطرح جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کے وقت حقنہ
کرنے کے **مسئلہ** غلام عورت کا مانند اجنبی کے ہی اور اسکے حق مین پس نہ دیکھے منہ اور ہاتھ
اپنی مالکہ کے فقط لیکن ہان داخل ہووے اوسکے پاس بغیر اذن اوسکے کے اجماعاً اور نہ
سفر کرے ساتھ مالکہ کے اجماعاً اور نزدیک مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کے ہی **مسئلہ**
ستر عورت کا بہ نسبت مسلمان عورت کے مانند ستر مرد کے ہی بہ نسبت مرد کے یعنی مسلمان
عورت کو بھی عورت کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک دیکھنا درست نہیں اور عورت
کافرہ مانند مرد اجنبی کے ہی صحیح تر روایت مین پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمہ کے یہ درمختار
مین ہی اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ نہین لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے طرف اوسکے
عورت فاجرہ اس لیئے کہ وہ بیان کریگی اوسکا آگے مردون کے پس نہ اوتارے حیا دامنی
آگے اوسکے اور اسیطرح دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کے مرد کو اگر امن مین ہو
شہوت سے پس اگر امن مین نہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل
نہ دیکھے کہ حرام ہی دیکھنا مانند مرد کے **مسئلہ** بال لٹکے ہوے عورت کے ستر ہین بموجب روایت
صحیح تر کے **مسئلہ** جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونے کے بدن سے
نہین جائز ہی بعد جدا ہونے کے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند موی زیر ناف کے اور
عورت کے سر کے بالون کے اور ہڈی پاؤن کے عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکی کے اور
ترشے ہوے ناخون پاؤن اوسکے کے نہ ہاتھ اوسکے کے **مسئلہ** نظر کرنا طرف چہرہ
عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کے حرام ہی **مسئلہ** بالون مین بال آدمی کے ملانے
یعنی دراز کرنے کے لیے حرام ہین اپنے بال ہون یا غیر کے **مسئلہ** خصی یعنی جسکا خصیہ نکالا ہوا
اور مخنث نظر کرنے مین طرف عورت اجنبیہ کے مانند مرد صحیح الاعضا کے ہین **مسئلہ**

جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اوسکے کے اور بیوی سے ساتھ اذن اوسکے کے
اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوسکے مالک کے اذن سے **فصل چوتھی بیچ بیان**
کسب کے **مسئلہ** افضل کسب جہاد ہی پھر تجارت پھر زراعت پھر حرفہ اور کسب کی
کئی قسمین ہین فرض اور مستحب اور مباح اور حرام کسب فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کرے
اوسکے نفس کو اور عیال اوسکے کو اور ادائے دین کو اور مستحب وہ ہی کہ زیادہ ہو اس سے
تاکہ خبرگیری کرے مسکینون کی اور اقربا کی اور مباح وہ ہی کہ زیادہ ہو واسطے تجمل کے اور
حرام وہ ہی کہ کسب کر کے مال جمع کرے واسطے تفاخر اور تکبر کے اگرچہ ہو وجہ حلال سے
مسئلہ خرچ کرے مال اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر بغیر اسراف و تنگی کے
مسئلہ جو شخص قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو
لازم ہی اوسکو سوال کرنا پس اس صورت مین اگر ترک کرے سوال کو یہان تک کہ مر جاے
گنہگار مریگا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو فرض ہی اوس شخص پر کہ جانے حال
اوسکا یہ کہ کھلاوے اوسکو یا سفارش کرے اوسکی اوس شخص سے کہ کھلاوے
اوسکو **مسئلہ** نہین جائز قبول کرنا تحفے کا امرائے ظالمین سے مگر جب کہ جانے
یہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سے ہی تو قبول کرے **فصل پانچوین**
بیچ بیان استبراء وغیرہ کے **مسئلہ** جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھ خریدنے کے
یا ارث وغیرہ کے اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی جاوے غلام سے یا عورت
سے یا اوس سے کہ حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سے مثلاً اسکے دودھ شریک
بھائی سے خریدی جاوے یا لڑکے سے تو حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سے
اور وہ چیزین کہ باعث صحبت کی ہین مانند مساس وغیرہ کے یہان تک کہ استبراء کرے

اوس سے ساتھ ایک حیض کے بیچ اوس عورت کے کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھ
ایک مہینے کے بیچ غیر حیض والی کے کہ وہ چھوٹی لڑکی ہی اور آئسہ اور منقطعة الحیض
اور اگر حیض آجاوے مہینے مین تو باطل ہوگا استبرا ساتھ ایام کے اور اگر مرتفع ہو جاوے
حیض اوسکا بسبب اوسکے کہ ہو جاوے طہر اوسکا دراز اور ہو وہ حیض والی تو
استبرا کرے اوس سے ساتھ دو مہینے اور پانچ دن کے نزدیک محمدؒ کے اور فتویٰ
اسی پر دیا گیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صحبت کرے اوس سے مہینے سے
دس دن اول مین اور اگر حاملہ ہو تو استبرا کرے اوس سے ساتھ جننے کے اور باقی مسائل
استبرا کے بیان ذکر نہین کیے گئے اسلیے کہ شرعی لونڈی کہ حاجت استبرا کی جسکے
لیے ہے عدیم الوجود ہی مسئلہ مکروہ تحریمی ہی چومنا ہاتھ یا منہ یا اور عضو کسی کا اور
اسیطرح مکروہ ہی عورتون کو بوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کے یا رخصت کے
کذا فی القنیة اور خانیہ مین ہی کہ یہ مکروہ جب ہی کہ ہو ساتھ شہوت کے اور اگر ہو طریق
بر یعنی نیکی کے تو جائز ہی سب کے نزدیک اور کتاب الاختیار مین ہی بعضے علما سے
کہ نہین مضائقہ ہی چومنے کا جبکہ قصد کرے بر کا اور اس مین ہی شہوت سے مانند بوسہ
یعنی منہ اور رخسارہ فقیہ کے اور مانند اسکے کے مسئلہ مکروہ ہی معانقہ کرنا ایک تہ بند مین
اور اگر ہو معانقہ قمیص پر یا جبے پر تو جائز ہی بلا کراہت بالاجماع اور صحیح کہا ہی اسکو
ہدایہ مین اور متون مین بھی ایسا ہی ہی مسئلہ جائز ہی مصافحہ اسلیے کہ وہ سنت قدیمہ
متواترہ ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی مصافحہ کرے اپنے
بھائی مسلمان سے اور ہلاوے ہاتھ اوسکا جھڑ جاتے ہین گناہ اوسکے اور سنت
مصافحہ مین یہ ہی کہ دونو ہاتھون سے کرے مسئلہ نہین جائز ہی بیچ دو شخصون کو

ساتھ لیٹنا اگرچہ ہو ہر ایک اونمین سے ایک جانب مین بچھونے کے فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہ ملاوین لگاوے مرد مرد سے ایک کپڑے مین اور نہ بدن لگاوے
عورت عورت سے ایک کپڑے مین **مسئلہ** جب پہونچے لڑکا یا لڑکی دس برس کی
عمر کو تو واجب ہی جدا سلانا اوسکا اوسکے بھائی سے اور بہن اور ماں اور باپ سے
بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدائی کرو درمیان اونکے خوابگاہون
اونکی مین جس حال مین کہ وہ دس برس کے ہون **مسئلہ** لڑکا جب پہونچے حد شہوت کو تو مانند
مرد جوان کے ہی **مسئلہ** کہا گیا ہی بیچ ختنہ کرنے بڑی عمر والے کے اگر ختنہ آپ کرسکے
تو کرے والا نہ کرا دے مگر یہ کہ ممکن ہو تو نکاح کرے یا خرید لے لونڈی اور اوس سے
ختنہ کروالے **مسئلہ** کہا صاحب درر مین ہی کہ نہین مضایقہ ہی ساتھ چومنے ہاتھ مرد
عالم کے اور پرہیزگار کے بطریق تبرک کے اور نقل کیا مصنف نے جامع سے کہ نہین مضایقہ
ساتھ چومنے ہاتھ حاکم دیندار اور بادشاہ عادل کے اور بعضون نے کہا یہ سنت ہی
کذا فی المجتبی اور خزانہ مین ہی کہ چومنا عالم کے سر کا اچھا ہی انتہی اور نہین رخصت ہی بیچ
چومنے ہاتھ غیر عالم و عادل کے ہو المختار اور محیط مین ہی کہ اسکے اسلام کی تعظیم اور اکرام ہی
جائز ہی اور واسطے حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہی **مسئلہ** طلب کیا کسی نے ایک عالم یا زاہد سے
کہ پھیلاوے طرف اوسکے قدم اپنے اور چومنے دے اوسکو قدم اپنے تو قبول کرے اوسکے
کہنے کو اور بعضون نے کہا کہ نہ اجازت دے اوسکی **مسئلہ** یہ جو کرتے ہین جاہل کہ چومتے
ہین ہاتھ اپنا جس وقت کہ ملتے ہین کسی سے پس یہ مکروہ ہی نہین اجازت ہی اسمین اور چومنا ہاتھ
یار اپنے کا وقت ملنے کے مکروہ ہی اجماعًا اور اسیطرح جو جاہل زمین بوسی کرتے ہین آگے
امرا و علما کے پس یہ حرام ہی اور کرنے والا اور راضی ہونے والا ساتھ اوسکے دونو گنہگار ہوتے ہین

اسلیے کہ یہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کے اور اگر کوئی کہے کہ آیا کافر ہوتا ہی زمین کو چومنے
اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کے یا نہین ہوتا جواب یہ ہے کہ ہان کافر ہوتا ہی اور اگر بطور تحیت کے
ہو تو کافر نہین ہوتا گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی مسئلہ کتاب ملتقطین ہی کہ تواضع واسطے
غیر اللہ کے حرام ہی **فائدہ** کہا گیا ہی بوسہ لینا پانچ طرح پر ہی بوسہ محبت کا واسطے
لڑکے کے رخسارے پر اور بوسہ رحمت کا واسطے ما باپ کے سر پر اور بوسہ شفقت کا واسطے
بھائی اپنے کے پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطے بیوی اپنی کے یا لونڈی اپنی کے
منہ پر اور بوسہ تحیت کا مومنین کے لیے ہاتھ پر اور زیادہ کیے بعضون نے دو بوسے امور دین
مین بوسہ حجر اسود کا اور بوسہ چوکھٹ کعبے کا مسئلہ چومنا مصحف مجید کا بعضون نے
کہا بدعت ہی لیکن روایت کی گئی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لیتے تھے مصحف ہر صبح کو
اور چومتے تھے اسکو اور کہتے تھے کہ یہ عہد ہی میرے رب کا اور فرمان ہی میرے
رب عز وجل کا اور حضرت عثمان بھی چومتے مصحف کو اور ملتے اوسکو اپنے منہ پر مسئلہ
روٹی کے چومنے کو امام شافعی نے لکھا ہی کہ وہ بدعت مباحہ ہی اور بعضو ان نے کہا ہی کہ
حسنہ ہی اور کہا علما نے کہ مکروہ ہی روٹی کا بوسہ اور آیا ہی کہ نہ کاٹو روٹی کو ساتھ چھری کے
اور اکرام کرو اوسکا اس لیے کہ اللہ نے بزرگی دی ہی اوسکو واللہ اعلم بالصواب **فصل**
چھٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کے مسئلہ نہین مضایقہ ہی ساتھ بیچنے اور نفع اوٹھانے گوبر
اپنی نجاست جانورون کا اور امام شافعی کے نزدیک بیچنا اوسکا درست نہین اور مکروہ ہی بیچنا
آدمی کی خالص نجاست کا اور صحیح ہی بیچنا اوس کا اس حال مین کہ اوس مین مٹی یا راکھ ملی ہو
اور ہو غالب اور اسی طرح جائز ہی انتفاع ساتھ نجاست مذکورہ مخلوطہ کے نزدیک خاص کے
صاحب ہدایہ نے اسکو صحیح کیا ہی اور ملتقی مین بھی ایسا ہی ہی اور مضمرات وغیرہ نے کہا کہ خالص

سے بھی نفع اوٹھانا درست ہی مسئلہ اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب
بیچکر ادا کرے تو جائز ہوے لینا اوسکا اور اگر مسلمان پر آتا ہو اور وہ شراب بیچکر ادا کرے
تو نہیں جائز لینا اوسکا اسواسطے کہ بیع اوسکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دے وہ کافر کو ساتھہ
نبیچنے اوسکے کے تو جائز ہی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں جائز علی
ہذا القیاس اگر مرے مسلمان اور چھوڑ جاوے مول شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نے تو نہیں حلال
واسطے وارثوں اوسکے کے اور اسی طرح کوئی کسب حرام والا مر جاوے تو میراث اوسکی
حرام مطلق ہی وارثوں پر مسئلہ جائز ہی سونا چڑھانا مصحف مجید پر اسلیے کہ اسمین تعظیم اوسکی کا
ہے کہ جائز ہی منقش کرنا مسجد کو ساتھہ پانی سونے کے اور جائز ہی تعشیر مصحف مجید کی یعنے
ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکھنا اور جائز ہی اعراب کرنا اسپر اسلیے کہ آسان تر ہوتا ہی
اس سے پڑھنا خصوصاً عجمیون کو پس مستحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہین مضایقہ ہی ساتھہ لکھنے
نام سورتون کے اور شمار آیات کے اور علامات وقف کے اور مانند انکے کے پس یہ سب
بدعت حسنہ ہی اور نہین مضایقہ ہی ساتھ رکھنے کاغذون احادیث کے اور مانند انکے کے
مصحف مجید مین اور تفسیر مین اور فقہ مین اور مکروہ ہی رکھنا اونکا بیچ کتابون نجوم وادب کے
مسئلہ مکروہ تنزیہی ہی چھوٹا کرنا مصحف مجید کا اور لکھنا اوسکو ساتھہ قلم باریک کے مسئلہ
جائز نہین لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کاغذ فقہ کے اور مانند اسکے کے اور طب کی کتابون مین لپیٹنا
جائز ہی مسئلہ جائز ہی داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقاً اور مکروہ رکھا اسکو امام مالکؒ نے
مطلقاً اور مکروہ رکھا ہی امام محمدؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے مسجد الحرام مین داخل ہونیکو مسئلہ
جائز ہی عیادت کرنی ذمی کی اور بیچ عیادت کرنے مجوسی کے دو قول ہین یعنی بعضون نے
کہا جائز ہی اور بعضون نے کہا ناجائز اور جائز ہی عیادت کرنی فاسق کی بموجب روایت

مقرر کرنا لونڈی کو اور ام ولد کو اور مکاتبہ کو بغیر محرم کے ہمارے زمانہ مین نہین جائز سبب
غلبہ اہل فساد کے اور فتوی اسیپر دیا گیا ہی مسئلہ جائز ہی خریدنا اوس چیز کا کہ ضرور ہی چھوٹے
لڑکے کے لیے اوسکے بھائی کو اور چچا کو اور مان کو اور ملتقط کو ایسا ملتقط کہ اوسکی پرورش
مین ہی لڑکا واسطے نہین جائز اور نہین جائز ہی ملتقط کو یہ کہ اجرت کو دے یعنی نوکر رکھوا دے یا
مزدوری کرا لے اوسے کسیکے یہان لڑکے کو اور مان کو جائز ہی کہ اجرت کو دے اپنے بیٹے کو
اگر ہو اوسکی پرورش مین اور چچا کو نہین جائز ہی ایسا اگر اجرت کو دے چھوٹا لڑکا اپنے نفس کو
تو نہین جائز مگر جس وقت کہ فارغ ہو کام سے تو واجب ہوگا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنے کو
اور جس کام کے لیے اجرت کو دیا تھا اوس سے فارغ ہوا تو جو اجرت ٹھیرائی تھی وہ دینی آویگی
مسئلہ جائز ہی بیچنا شیرہ انگور کا اوسکے ہاتھ کہ جانتا ہی یہ کہ وہ بناویگا اوسکی شراب [illegible]
مول لینے والا کافر ہو اور مسلمان کے ہاتھ بیچنا مکروہ ہی مسئلہ بیچنا امرد کا اغلامی کے ہاتھ
اور بیچنا ہتھیار اون کا اہل فتنہ کے ہاتھ نہین درست مسئلہ جائز ہی بیڑی ڈالنی غلام کے
پانون مین واسطے بچنے کے اوسکی سرکشی سے اور بھاگنے سے اور مکروہ ہی طوق ڈالنا
اوس غلام کے گلے مین کہ اندیشہ ہو اوسکے بھاگ جانے کا مسئلہ جائز ہی قبول کرنا تحفہ
غلام تاجر کا اور قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور عاریت لینا جانور اوسکے کا اور مکروہ ہی
کپڑا یا نقدین یعنی سونا چاندی کو قبول کرنا اوسکا مکروہ ہی مسئلہ مکروہ ہی قرض دینا [illegible]
[illegible] مین شہر کے ایک روٹی کا اون مین سے متفرق جب چاہون گا اور اگر نہ شرط
کی [illegible] مین لیکن جانتا ہو کہ دیتا ہون اسلیے تو بھی مکروہ ہی اسلیے کہ یہ قرض ہی کہ [illegible]
کیا نفع کو [illegible] اہل [illegible] کا ہی پس اگر امانت رکھے اونکو تو نہین مکروہ اس لیے
کہ اگر وہ ہلاک ہو جاوین تو تاوان نہین دینا آتا اونکا اور اسیطرح اگر شرط کرے [illegible]

مار ڈالنے اوسکے کا اور اگر وہ ابتدا کرے تو مکروہ ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ مکروہ ہی ڈالنا
چیونٹی کا پانی مین یہ دونون مسئلے فتاوی عالمگیری کی کتاب الکراہیۃ مین ہین مسئلہ
جائز ہی سوار ہونا اور بوجھ لادنا بیل پر اور ہل چلانا گدھے سے بغیر مشقت اور مارنے کے
اسواسطے کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہی ظلم کرنے سے ذمی پر اور ظلم کرنا ذمی پر اشد ہی ظلم کرنے
سے مسلمان پر مسئلہ نہین مضایقہ ہی ساتھ مسابقت کے تیراندازی مین اور دوڑانے
گھوڑون اور خچرون اور گدھون کے اور اونٹون کے اور پیادہ پا دوڑنے کے اسواسطے
کہ مسابقت ان چیزون مین اسباب جہاد سے ہی پس ہوگا مستحب پھر حلال ہی مال لینا
اسمین اگر شرط کیا جاوے مال ایک جانب سے اور حرام ہی اگر شرط کیا جاوے مال دونون
جانب سے اسلیے کہ یہ جوا ہی مگر جبکہ ہو درمیان اون دونون کے محلل یعنی تیسرا شخص مال
کرنیوالا ہو اس شرط کو اور اوسکا گھوڑا ہمشکل ہو اون دونون کے گھوڑے کے اور احتمال اوسکے
بڑھ جانے کا ہو اون دونون پر تو البتہ نہین جائز ہوگا پھر جبکہ بڑھ جاوے وہ تیسرا اون دونون سے
تو لیوے مال اون دونون سے اور اگر وہ دونون بڑھ جاوین اوس سے تو نہ دیوے
وہ اون دونون کو اور ان دونون مین سے جو آگے بڑھ جاوے لیوے وہ دوسرے سے
اور ایسا ہی حکم اون دو شخصون کا ہی کہ اختلاف کرین ایک مسئلے مین اور ارادہ کرین جانے کا
ایک عالم کے پاس پس اگر مقرر کیا جاوے مال واسطے اوس شخص کے کہ صواب پر ہو تو
درست ہی اور اگر مقرر کیا جاوے مال ہر ایک کے لیے دوسرے پر تو نہین درست اور کشتی
لڑنی آپسمین بدعت نہین مگر جبکہ لہو و لعب کے لیے ہو تو مکروہ ہی اور مسابقت بغیر مال
مقرر کرنے کے جائز ہی ہر چیز مین مسئلہ مستحب ہی کترنا ناخونون کا دن جمعے کے مگر جبکہ جمعے تک
تاخیر فاحش ہو تو مکروہ ہی اسلیے کہ جسکے ہوتے ہین ناخون دراز ہوتا ہی رزق اوسکا تنگ اور

حدیث مین آیا ہے کہ جسنے کتروائے ناخون اپنے دن جمعے کے بچا لیگا اوسکو اللہ تعالیٰ بلاؤ
دوسرے جمعے تک اور تین دن زیادہ اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے کترے
ناخون اپنے مخالف نہین دیکھتی ہے آنکھ اوسکی کبھی اور تفسیر مخالف کے حضرت علی رض کی اس بیتین
ذکر ہین **شعر** قلّموا اظفارکم بالسنّة والادب * یمینها خوابس یسارها اوخسب * یعنی کترنا
ناخونون کا سنت و مستحب یون ہے کہ داہنے ہاتھ کے یون اترے اول چھنگلیا کا پھر بیچ کی انگلی کا
پھر انگوٹھے کا پھر چھنگلیا کے پاس کی انگلی کا پھر شہادت کی انگلی اور بائین ہاتھ کے یون اترے
اول انگوٹھے کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر شہادت کی انگلی کا پھر چھنگلیا کے پاس کی
انگلی کا اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کترواتے شروع کرتے تھے داہنے ہاتھ
کی شہادت کی انگلی سے اور پہونچتے اس ہاتھ کی چھنگلیا تک پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا
شروع کرکے اس ہاتھ کے انگوٹھے تک پہونچتے اور ختم کرتے اوپر انگوٹھے داہنے ہاتھ کے
اور ذکر کیا امام غزالی نے کہ نہین ثابت ہوئی ہے نقل بیچ ناخون کترنے پاؤن کے لیکن ہاں
اولیٰ ہے کترنا انکا مانند خلال کرنے انگلیون پاؤن کے انتہی کہتا ہون مین کہ مواہب لدنیہ مین ہے
کہ کہا حافظ ابن حجر نے کہ ناخن لینے مستحب ہین جسطرح کہ احتیاج پڑے طرف اوسکے اور نہین
ثابت ہوا ہے بیچ کیفیت اسکی کے کچھ اور نہ بیچ تعیین دن کے واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اسمین کچھ شعر حضرت علی رض کی طرف جو نسبت کرتے ہین وہ باطل ہے یعنی وہ شعر اون سے
صحت کو نہین پہونچا اور مستحب ہے کترنا ناخون اور مونڈنا زیر ناف کے بالون کا اور ستھرا کرنا
بغلون کا ساتھ نوچنے کے ہر ہفتے مین ایکبار اور افضل ہے کرنا انکا دن جمعے کے اور جائز ہے
پندرہ دن مین اور مکروہ ہے ترک کرنا انکا زیادہ چالیس روز سے کذا فی الدر المختار اور عالمگیری مین
لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کترے ناخون اپنے اور لبین پست کرے اور مونڈے بال زیر ناف کے

آدمی کی تعریف طرح پر ہو ایک تو یہ کہ تعریف کرے اوسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہے کہ نہین کی گئی ہے
اس سے اور دوسری یہ ہو کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہے کہ خبر اسکی اوسکو
پہنچے گی یہ بھی منع کی گئی ہے اور تیسری یہ کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ اسحالمین کہ نہ
پروا ہو اوسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہے
پس اس تعریف کا کچھ مضایقہ نہین کذا فی العالمگیریۃ مسئلہ صلۂ رحم واجب ہے اگرچہ
ساتھ سلام کے اور دعا کرنے کے اور تحفہ بھیجنے کے اور مدد کرنے کے اور دل بیٹھنے کے اور ہم کلام
ہونے کے اور لطف و احسان کرنے کے اور ملاقات کرے اقربا سے کبھی کبھی تاکہ زیادہ ہو محبت
یعنی ملاقات کرے اونسے ہر ہفتہ مین یا ہر مہینے مین اور نہ رد کرے حاجت اونکی اسلیے کہ رد کرنا اونکی
حاجت کا قطع رحم سے ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملاپ رکھتا ہے اوس سے یعنی عنایت
و مہربانی رکھتا ہے اوس پر کہ ملاپ رکھتا ہے اپنے ناتے دارون سے اور انقطاع کرتا ہے اوس سے
کہ انقطاع کرتا ہے ناتے دارون سے اور روایت مین آیا ہے کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے زیادہ
کرتا ہے عمر کو مسئلہ سلام کرے مسلمان ذمی کو اگر اوسکو کچھ حاجت ہے طرف اوسکے والا مکروہ ہے
جیسے مکروہ ہے مسلمان کو مصافحہ کرنا ذمی سے اور بخاری کی شرح مین کہ عینی کی ہے
لکھا ہے بیچ شرح حدیث تقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف کے کہ یہ تعمیم مخصوص ہے
ساتھ مسلمانون کے پس [illegible] سلام کرے ابتدا کافر پر بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے لا تبدؤا الیہود والنصاریٰ بالسلام الخ اور اسیطرح خاص کیا گیا ہے اس سے فاسق
ساتھ اور دلیل کے یعنی فاسق سے بھی پہلے ذکر سے سلام کو اور جسکے فسق مین شک ہو
سلام علیک کرے یہان تک کہ ثابت ہو فسق یا اوسکا انتہی آداگر سلام کرے یہودی یا نصرانی
مسلمان پر تو نہین مضایقہ ہے اوسکے جواب دینے کا و لیکن جواب مین فقط وعلیک کہے

مسائل فقہ کے یاد کرتا ہو اور مطالعہ کرتا ہو فقہ کا اور بیٹھنے الا قضا کے لیے یعنی جس حالمین
کہ قاضی بیٹھا ہو لوگون کے قضیے فیصلہ کرنے کو تو اوسوقت سلام علیک کرنی اوس سے
وہی اولو ملکہ بحث کر رہے ہون فقہ مین یعنی آپسمین ذکر کر رہے ہون مسائل فقہ کے
الغرض کر رہے ہون آپسمین یا پوچھ رہے ہون عالم سے مسائل چھوڑئے انکو یعنی
مشغول کر انکو ساتھ سلام کے کتاب روضہ مین لکھا ہی کہ جب داخل ہوئے تو اکیلے قوم پر
اور وہ قوم یا کوئی اونمین سے بیان کرتا ہو علم کو اور باقی سن رہے ہون تو مکروہ ہی اون پر
سلام علیک کرنی اور اگر کرے سلام تو گنہگار ہوتا ہے اور لازم آتا ہی اون پر جواب دینا اصح
اور صحیح یہ ہی کہ جواب دینا لازم نہین آتا اور جو اذان دے رہا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور مدرس یعنی
جو علم پڑھا رہا ہو اور عورتین جوان اجنبی اس سے معلوم ہوا کہ بڑھیون پر اور اون عورتون پر
کہ اجنبی نہین ہین مانند بیبیون اور محارم کے سلام کرنا جائز ہی اور کھیلنے والے شطرنج کے
اور جو کہ مشابہ ہین اون کے اخلاق کے یعنی چوسر یا گنجفہ یا مانند اسکے اور کھیل کھیلتے ہین
اور مجتبیٰ مین نقل کیا ہی کہ نہین مضایقہ ہی سلام علیک کرنے کا کھیلنے والے شطرنج کھیلنے نزدیک
امام ابو حنیفہؒ کے اس لیے کہ بسبب جواب سلام کے باز رہیگا اوس سے پس جسقدر باز رہا
غنیمت ہی اور جبکہ اپنی بیوی یا لونڈی سے فائدہ اوٹھا رہا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ
چیزین کہ باعث جماع ہین مانند مساس وغیرہ کے اور کافر یعنی اوسپر بھی بلا ضرورت سلام نکرے
اسلیے کہ حرام ہی سلام کرنا اوسپر یہان تک کہ اگر سلام کرے اوسپر نا دانستہ اور پھر معلوم ہو
کہ یہ کافر ہی تو کہے اوس سے کہ پھیر دے مجکو سلام میرا اور وہ کہ کھلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بغیر ضرورت
کھلا ہو اور کتاب روضہ مین لکھا ہی کہ جب داخل ہو حمام مین تو سلام نہ کرے اوپر کہ جو اوسمین ہون
ننگے ہون یا نہون نزدیک امام اعظم کے اور صاحبین کے نزدیک اگر ستر اونکا ڈھکا ہوا ہو

نہ جواب دے سلام کا اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنے والا اسلیے کہ خطبہ یا نماز کے ہر آئینہ بعد میں
مکروہ ہی سلام اوس قوم پر کہ مشغول ہین نماز مین اور اگر سلام کرے اون پر تو گنہگار ہوتا ہی
سلام کرنے والا اور نہ جواب دے وہ اوسکے سلام کا اسلیے کہ فاسد ہو جاوے گی نماز اوسکی
اور تیسری مکروہ ہی سلام وقت پڑھنے قرآن کے یہانتک کہ اگر داخل ہو کوئی اوس قوم پر
کہ پڑھ رہے ہون قرآن پکار کر یا ایک انمین پڑھتا ہو اور اور سن رہے ہون تو مکروہ ہی سلام
کرنا اونپر اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنے والا و لیکن جواب دینا واجب ہی اوسکے سلام کا اسلیے کہ وہ قادر
ہین اوپر حاصل کرنے فضیلتون کے لئے یعنی اوپر جواب دینے کے اور پڑھنے کے یا سن نے کے
اور چوتھی وقت مذاکرہ علم کے اور باقی سن رہے ہون مکروہ ہی سلام اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا
ولیکن اوپر لازم ہی جواب دینا اوسکے سلام کا واسطے قادر ہونے اونکے کے اوپر حاصل کرنے
دونوں امرون کے اور پانچوین وقت اذان کے اور تکبیر کے سب نمازون مین یہانتک
کہ جب موذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور قوم مشغول ہون جواب دینے اذان اور تکبیر مین
پس آوے ایک شخص اور سلام کرے تو مکروہ ہی اوسکو سلام کرنا پس اگر وہ سلام کرے تو گنہگار
ہوگا لیکن وہ جواب دین سلام کا واسطے قادر ہونے اونکے کے اوپر حاصل کرنے دونون
امرون کے بغیر اسکے کہ سبب ہو یہ قطع کرنے کسی چیز کا کہ واجب ہوا اسمین اعادہ انتہیٰ اور ابواللیث
نے لکھا ہی کہان صورتون مین جواب نہ دین اور لکھا ہی کہ اگر سلام کرے اوسپر کہ ہو پاخانہ مین
تو نہ جواب دے اور شرح شرعہ مین لکھا ہی کہ نہ جواب دے وہ کہ مشغول ہو قرآن کے پڑھنے مین
اور دعا مین اور جو کہ بیٹھے ہون مسجد مین واسطے تسبیح کے یا پڑھنے قرآن کے یا منتظر نماز کے
انتہیٰ اور مکروہ ہی سلام کرنا لبیک کہنے والے پر اور واجب ہی اسکو جواب دینا
اور داخل ہو یہ تحت ذکر کرنے والے کے مین جب جانا جاوے کہ نہیں واجب ہو جواب اسکے

اور نہ واجب ہونے کے خلاف ہو بعضے مسائل مین پس مبتلا ہونے والے پر لازم ہی یہ کہ تغیر
کرے پس جواب سے وقت نہونے مضرت کے دین مین اور نہ جواب مے وقت ہونے
مضرت کے اور اسی لیے مجمل بیان کیا اسکو شارح نے اس لیے کہ یہ مقام محتاج ہو طرف تقریر
اسکا اور جبن ہو کہ ترک کیا گیا ہی سلام کرنا بسبب فسق انکے کہ اگر وہ سلام کرین تو واجب
جواب دینا اونکے سلام کا اور جب منع کیا گیا سلام کرنے سے غیر محرم عورتون پر بسبب خوف
فتنہ کے تو جواب دینا انکے سلام کا اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتھ نہ جواب
ہونے جو سلام کہ پڑہ لینے سلام علیکم کے ساتھ جزم میم کے لفظ سلام مین اس لیے کہ تحقیق
ہی پس جہان کہین کہ الف لام نہین داخل ہوتا ہی تو تنوین ہی جاتی ہی یعنی دو پیش دیتے ہین اور
اگر الف لام داخل ہوتا ہی تو پیش پڑہتے ہین اور سکون بیچ کلام مین لحن ہی مانند وقف کے
حرکت پر یہ کہا رحمت نے اور کہا چلپی نے کہ پس بنابر اسکے یعنی مخالف ہونے سنت کے اگر وقف
دین میم کو بغیر الف لام داخل ہونے کے تو ہوگا مانند جزم میم کے واسطے مخالف ہونے سنت کے
انتہی اور کہا سید احمد نے کہ مانند اسی کے ہی جبکہ الف لام بھی داخل ہو اور تنوین بھی ہو یا فقط
السلام ہی کہے یا خطاب کرے ساتھ افراد کے یعنی السلام علیک کہے تو ان صورتون مین بھی
جواب دینا نہین واجب ہوتا ہی انتہی اور حاصل سمجھ کا کہ کتاب ضیا مین روضہ سے نقل
کی ہی یہ ہی کہ لفظ السلام علیکم ساتھ لام کے اور سلام ساتھ تنوین یعنی دو پیشون کے اور یہ دونون
ان دونون لفظون کے جیسے کہتے ہین جاہل جیسا ہوتا ہی سلام اور ساتھ لام کے افضل ہی
اور سلام کے ساتھ جزم میم کے کچھ نہین اور جواب اسکا نہین واجب ہوتا ہی انتہی تمام ہوا بیان
اس کا کہ جن سے سلام کرنا مکروہ ہی اور اگر داخل ہو گھر مین اور نہ دیکھے کسی کو تو کہے السلام علینا
... مسئلہ مکروہ ہی دینا اوسکو کہ سوال کرے مسجد

اقوال علما کے نقل کر کے لکھا ہی کہ معتمد مذہب مین حرمت ہی پہننے موتی اور مانند اسکے کی
مردون پر اسلیے کہ یہ زیور عورتون کے سے ہین **مسئلہ** مکروہ ہی واسطے ولی یعنی باپ وغیرہ کے
پہنانا ریشمی زیب اور کپڑونکا لڑکون کو **مسئلہ** نہین مضایقہ ہی لڑکی کے کان چھیدنے کا اور
ناک چھیدنیکا حکم کہین دیکھنے مین نہین آیا **مسئلہ** ایک لونڈی زید کی ہی اور بکر کہتا ہی کہ مجکو
وکیل کیا ہی زید نے ساتھ بیچنے اوسکے تو حلال ہی عمر کو خریدنا اوسکا اور صحبت کرنی اور اوسکے
واسطے قبول کرنے قول بکر کے اگر گمان غالب ہو بکر کے سچے ہونے کا اور اگر گمان ہو غالب بکر
جھوٹے ہونے کا تو نہ قبول کرے قول اوسکا اور نہ خریدے اوس سے اور اگر نہ خبر دے
بکر عمرو کو کہ یہ چیز کسی اور کی ہی تو نہین مضایقہ اوسکے خریدنے کا اوس سے **مسئلہ** حلال ہی صحبت کرنی
اوس عورت سے کہ بیاہ کر لائی گئی نزدیک خاوند کے اور کہا ایک عورت نے کہ یہ بیوی تیری ہی
مسئلہ حلال ہی نکاح اوس عورت سے کہ کہا طلاق دی مجکو خاوند میرے نے اور ہو چکی عدت
میری یا کہا کہ تھی مین لونڈی فلانے کی آزاد کر دیا مجکو پس ان سب صورتون مین نکاح جائز ہی
اگر واقع ہو مرد کے دلمین سچ کہنا اوسکا کہتا ہون مین حاصل یہ کہ مرد کو جب خبر دے عورت ساتھ
[illegible] اگر خبر دے عورت یا بڑے مرد کے دلمین سچ کہنا اس عورت کا تو نہین
مضایقہ ہی نکاح کرنے کا اوس سے اور اگر خبر دے ساتھ ایک امر مستبعد کے تو نہین جائز
جبتک کہ نہ استفسار کرلے **فروع** **مسئلہ** خوش الحانی سے پڑھنا قرآن کا اور کہنا اذان کا
خوب ہی بشرطیکہ نہ زیادہ ہوان حروف اور اگر زیادہ ہون حروف تو مکروہ ہی اوسکے پڑھنے
والے کے لیے اور سننے والے کے لیے اسیطرح کہ پڑھنے والے کے لیے اگر کہے احسنت
تو یہ اگر اوسکے سکوت کے لیے کہا تو اچھا ہی اور اگر اوسکی قرارت کے لیے کہا تو خوف کفر کا ہی
مسئلہ مناظرہ علم دین واسطے نصرت حق عبادت ہی اور تین باتون سے ایک بات کے لیے

کا افضل ہے پڑھنے قرآن کے خارج صلوۃ سے جہر ہے اور پڑھنا فاتحہ کا بعد نماز فرضون کے جمع
ہو کر واسطے مہمات کے چپکے یا پکار کر مکروہ ہے اور اختیار کیا قاضی بدیع الدین نے کہ یہ نہین
مکروہ اور اختیار کیا قاضی امام جلال الدین نے کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکے سنت
ہو تو مکروہ ہے ورالا نہین اور پڑھنا سورہ کافرون کا آخر تک جمع ہو کر مکروہ ہے اس لیے
کہ یہ بدعت ہے نہین نقل کیا گیا صحابہ اور تابعین رضہ سے ملتقط مسئلہ رشوت نہین ملک مین
آتی ہے ساتھ قبضہ کرنے کے اور نہین مضائقہ ہے رشوت دینے کا جبکہ خوف کرے اپنے جی
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے شاعرونکو اور اوسکو کہ ڈرتے ۔۔ یار اونکی سے مسئلہ
اہل محلہ کو مال جمع کرکے دینا امام کے تئین اچھا ہے مسئلہ سخت حرام ہے جو چیز کہ لیوے ذمہ
ہے باج جیسے مانند نمک و گھانس اور پانی اور کانون کے یعنے جنگل مین یہ چیزین مباح الاصل
ہو جیسے ہوسکے لے ان چیزون پر کچھ لینا نہ چاہیے اور اسی طرح غنیمت حرام ہے جو چیز
کہ لیتا ہے قاضی واسطے جہاد کے اور شاعر بسبب شعر کے اور مسخرا اور نقال اور تمام باجے والے اور لٹنا
اور جو کھیلنے والا اور کودنے والا اور مانند انکے کے مسئلہ کہا ایک شخص کو کسی نے امر خبیث
یا مانند اسکے کے پس جائز ہے اوسکے سے یہ کہ گالی دے کہ نہ واجب ہے عفو کو مگر ترک نزاع اوسکا افضل ہے مسئلہ
جسکے لڑکے ہون اور مال ہو تھوڑا تو نہ وصیت کرے صدقہ نفل کی مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کو ریا سے
اداکرے نہین ثواب ملتا مسئلہ کاتنا روئی کا اور پہیات کاتنے عورت کے مکروہ ہے اور مکروہ ہے مرد کے
لیے چھونا عورت کا اور عورت کو چھونا مرد کا مسئلہ جائز ہے مرد کو مارنا اپنی بیوی کے تئین اوپر ترک کرنے
نماز کے کذا فی الدر اور ملتقط مین لکھا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو اوپر ترک کرنے
زینت کے اور بسبب اسکے کہ صحبت کرنیکو بلاوے اور وہ انکار کرے یعنے بلا عذر اور بسبب ترک کرنے
نماز کے اور بسبب ترک کرنے غسل جنابت کے مسئلہ نہین واجب ہے خاوند پر طلاق دینا

بیوی [illegible] — مسئلہ نہیں جائز ہی وضو کرنا اون حوضون سے کہ طیار کیے گئے ہون پینے کے
[illegible] کیا جاوے وضو کرنے سے اون سے اور اوسمین اور اوٹھا لیجانا اوس پانی کا اپنے
اہل کے لیے جائز ہی مگر اذن دیا گیا ہو لیجانے کا والا نہین جائز مسئلہ جھوٹ بولنا مباح ہی واسطے
خلاصی حق اپنے کے اور واسطے دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے اور مراد یہ ہی کہ تعریض یعنی کنایہ کرنا
جھوٹ کا جائز ہوا اسلیے کہ صریح جھوٹ حرام ہی یہ کتاب مجتبی مین ہی اور وہبانیہ مین ہی کہ جائز ہی جھوٹ
بولنا صلح کروانے کے لیے دو شخصون مین یا دفع ظلم کے لیے اور اپنی بیوی کے راضی کرنے کے لیے
اور لڑائی مین تاکہ فتحیاب ہو کفار پر مسئلہ مکروہ ہی حمام مین [جانا] خادم سے مسئلہ کھڑے
ہونا [کسی] کی تعظیم کے لیے جائز ہی اور غیر اہل علم کے لیے بھی کھڑے ہونے کو بعضون نے ثابت [کیا]
مسئلہ فسق ہی عادت ڈالنی گذرنے کی مسجد جامع مین سے اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکون کا اوسمین مسئلہ
[illegible] سکا دمیر اگرچہ کم ہووے مگر یہ کہ ہنوز مین غصب کی
پانی [illegible] سبب شفعہ کے مشتری سے [illegible] دفن کرنے کے اور نہین مضایقہ ہی لیجانا مردے کا پہلا
[illegible] کے [illegible] یا دو کوس کے [illegible] اس لیے کہ مسافت مقبرون کی کبھی ہو جاتی ہی اسی
قدر [illegible] کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن اور در مختار کی کتاب الوصیۃ مین لکھا ہی کہ اگر کوئی
وصیت [illegible] کہ [illegible] فلانا شخص [illegible] میرے یا میرا جنازہ لیجایا جاوے بعد مرنے کے اور شہر مین
یا کفن دیا جاوے [illegible] کپڑے کا یا ایسی جاوے قبر پکی کیا جاوے قبر پر شامیانہ یا وصیت کرے
اس شخص کے لیے کہ پڑھے نزدیک قبر اسکی کے ساتھ شئی معین کے یعنی جیسے یہان کے اکثر کی
قبرون پر حافظ کر رکھے جاتے ہین پس یہ وصیت باطل ہی مسئلہ جائز ہی فربہ کرنا اپنی بیوی کا لیکن
پیٹ بھرنے سے زیادہ نہ کھلاوے مسئلہ منع کیجائے عورت اس سے کہ کان لگے کسی سے
تعویذ حب کا واسطے خاوند لینے کے کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکھا ہی کہ اگر ارادہ کرے ایک

عورت یگ کرے تعویذ تا کہ دوست رکھے اوسکو خاوند اور تھا وہ بغض رکھتا اوس سے تو یہ تعویذ
کرنا حرام ہی حلال نہین مسئلہ مکروہ ہی عورت کو سعی کرنی واسطے اسقاط حمل لینے کے اور جائز ہی اسقاط
بسبب عذر کے جب تک کہ جان نہ پڑے بچے مین اور اگر حمل گراوے عورت اسطرح کہ بچہ مردہ
نکلے تو اوس کی عوض مین مانگی عاقلہ کو غرہ یعنی پانسو درہم دینے آتے ہین اوس بچے کے باپ کے
تئین مسئلہ عاشورے کے دن سرمہ لگانا جائز ہی کذا فی الہدایہ اور نہین مضایقہ اسکا کہ پکاوے
دلیہ وغیرہ عاشورے کے دن تا کہ فراخی ہو عیال پر اور بہت سے مسکین کھاوین اور ثواب
دیا جاتا ہی ہیر مسئلہ مارنا غیر کے غلام کا جائز ہی اوس کے حکم سے اور نہین جائز مارنا آزاد کا
اگرچہ باپ حکم کرے مسئلہ زیادہ ثواب ہی پڑھنے قرآن کے سے سننا قرآن کا کذا فی الدار در
مطالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین لکھا ہی بیچ باب مفسدات نماز کے کہ پڑھنے والا قرآن کا
اور سننے والا برابر ہین ثواب مین جیسے کہ آیا ہی احادیث مین انتہی مسئلہ لکھا ہی علما نے کہ ثواب
لڑکے کی عبادت کا لڑکے کو ہوتا ہی کذا فی الہدایہ اوس کے حاشیے مین کتاب واقعات سے
نقل کیا ہی کہ جب کرے لڑکا حسنات پہلے بالغ ہونے کے مانند نماز نفل وغیرہ کے تو ہوتا ہی ثواب
لڑکے کو نہ اوسکے ماں باپ کو پس اگر تعلیم کی لڑکے کو باپ نے تو ہوتا ہی ثواب اوسکو تعلیم کا
اور اشباہ مین ہی کہ صحیح ہوتی ہی عبادت لڑکے کی اور اختلاف کیا ہی علمانے اوسکے ثواب مین معتمد
یہ ہی کہ ثواب لڑکے کو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہی اور اسیطرح تمام حسنات اوسکے ہین مسئلہ
مکروہ رکھا ہی علمانے کہنا واللہ اعلم اور مانند اسکے واسطے آگاہ کرنے ختم درس کے مسئلہ
بعضا کلام اسلام ہی کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسپر جیسے تسبیح اور مانند اسکے کے اور کبھی گنہگار
ہوتا ہی بسبب تسبیح کے جبکہ کرے اوسکو مجلس فسق بیچ حال آنکہ وہ کرتا ہو فسق اور اگر قصد کرے
ساتھ تسبیح کے مجلس فسق مین عبرت پکڑنا اور انکار تو اچھا ہی اور مکروہ ہی کرنا تسبیح کا واسطے

ظہر کے وقت سو لینے اسباب اپنے کے اور مکروہ ہی پڑھنا قرآن کا نزدیک قبر کے اور جائز
لکھا ہی اسکو امام محمد نے اور فتوی اسپر ہی اور بعضا کلام ایسا ہی کہ اوسمین ثواب ہی اور نہ گناہ جیسے
اٹھو اور بیٹھو یعنی کلام مباح اور بعضا کلام ایسا ہی کہ گنہگار ہوتا ہی بسبب اوسکے مانند غیبت
اور جھوٹھ اور چغلخوری اور گالی گلوج کے مسئلہ نہیں مضایقہ ہی لگانے دیوار گیریون نمدے
اور ٹاٹ پردونکا دفع سردی کے لیے اور اسیطرح نہیں مضایقہ ہی لگانے دیوار گیریون کی
اور پھوس کا اسطے دفع گرمی کے اور زینت کے لیے یہ سب مکروہ ہی اور ٹانا پردیکا دروازے پر
بلا ضرورت مکروہ ہی حاصل یہ کہ جو چیز بطریق تکبر کے ہو مکروہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت کے لیے
تو نہیں مکروہ ہو المختار اور جائز ہی آدمی کو یہ کہ بچھاوے اپنے گھرمین جو کچھ چاہے اقسام کپڑوں سے
خواہ صوف کے ہون یا سوت کے یا کتان کے رنگے ہوے اور بغیر رنگے ہوے مسئلہ نہیں مضایقہ ہی اسکا
کہ ہو ساتھ آدمی کے خادم اوسکا و لیکن لائق یہ ہی کہ نہ تکلیف دے اوسکو خدمت کی مگر بقدر
طاقت اوسکی کے اور نہیں مضایقہ اسکا کہ چلے آدمی سوار جہان چاہے اور غلام اسکا پیادہ
ہو ساتھ اوسکے بشرطیکہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنے کی اور اگر طاقت اسکی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہی
اور ابن عمر سے منقول ہی کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سوار ہونیکو اسحالمین کہ اوسکے ساتھ پیادہ پا
لوگ چلتے ہون جبکہ ارادہ کرے ساتھ اوسکے ریا اور تکبر کا اور مستحب ہی یہ کہ چھوڑ دے غلامونکو
یا لونڈیونکو بعد نماز عشا کے تاکہ سو رہین یا آرام پکڑین اور واجب ہی مالک پر یہ کہ نہ باز رکھے
اونکو نماز سے اوقات نماز مین بسبب اپنے کار و بار کے اسلیے کہ بیچ حق اعلی صلوۃ کے باقی رہنی
ہی اصل حریت پر اور لازم ہی مالکسکو یہ کہ چھوڑ دے اپنے مملوک کو یہانتک کہ سیکھے قرآن اسقدر کہ
صحیح ہو ساتھ اوسکے نماز اور اسیطرح عورتونکو مسئلہ تیل ڈالنا سرمین کبھی کبھی مستحب ہی اور سرمہ
بھی لگانا رات کو مستحب ہی پہلے تین سلائیان داہنی آنکھ مین لگاوے پھر تین بار بائین مین اور

اور منہ دیکھنا اور کنگھی کرنی سر اور داڑھی مین ایک دن بیچ مستحب ہے اور مستحب ہے کہ ہر
کام خوب کو داہنے ہاتھ سے کرے مانند کھانے پینے کے اور دینے لینے کھانے پینے کی چیز کے
وغیر ذلک اور اسیطرح کرتے وضو کے مین شروع داہنی آستین سے کرے اور اگر متبرک جگہون مین
جاوے مانند مساجد اور مقابر وغیرہا کے تو داہنا پاؤن پہلے رکھے اور چھوٹا نا میل کا اور استنجا کا
اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دھونا نجاستون کا اور اتارنا کپڑون کا اور جوتی کا اور نکلنا
مکانون متبرکہ سے اور مانند انکے کے بائین ہاتھ اور بائین پاؤن سے کرے مگر جبکہ معذور ہو
مسئلہ جبکہ کسی کے گھر مین جاوے تو اول طلب اذن کی کرے کہ کہے السلام علیکم آؤن مین
پھر جب صاحب خانہ اذن دیوے تو جاوے اور جہان کہ بٹھاوے بیٹھ جاوے اور اگر اذن
نہ دے تو پھر آوے اور تکرار اس اذن چاہنے کی تین بار تک روا ہے مگر جبکہ گمان نہ سننے کا ہو
تو زیادہ بھی جائز ہے اور اس حکم اذن چاہنے مین اجنبی اور اقربا اور محارم سوای بیوی اور
لونڈی کے برابر ہین اور اگر بیوی اور لونڈی پر داخل ہو تو اولی یہ ہے کہ آواز پاؤن کی
کرے یا کھنکارے تاکہ آگاہ ہو جاوے [illegible] سے خبردار رہون اور سفر سے آوے تو گھر مین یکایک نہ
چلا آوے رات کو اور جب اپنے گھر مین آوے تو پہلے سلام علیک کرے گھر والون سے پھر
اور کلام کرے اور اگر گھر مین کوئی نہو تو کہے السلام علینا من ربنا اور جب دروازہ کھولے تو بسم اللہ
کہے کہ شیاطین دفع ہوتے ہین اور فرشتے کہ خدای تعالی کی طرف سے اوسکے نگہبان ہین اوسکے
مال اور اہل پر متعین ہین اوسکے ساتھ گھر مین آتے ہین اور گھر کی سب چیزون کو اپنے گرد دیکھا
ہین اوسکو اور اوسکو خوش کرتے ہین اور اگر بغیر بسم اللہ اور سلام کے آتا ہے تو بجای فرشتون کے
شیاطین اوسکے ساتھ داخل ہوتے ہین اور [illegible] امور مین قباحت لاتے ہین اور اوسمین اوسکے
اوسکے گھر والون مین دشمنی ڈلواتے ہین اور اوسکو رحمت کے منقطع کرتے ہین مسئلہ

روا ہی یعنی ناموذی جانورون کا بسبب ایذا دینے سے مانند سانپ اور بچھو اور گرگٹ کہنے او
کاٹنے کتے اور جون اور مچھر اور پسو اور کھٹمل اور چوہے اور شیر اور کوے اور مانند انکے
اور مارنا گرگٹ کا بھی روا ہی بلکہ ثواب اور پانی دینا تمام حیوانون کو سوا موذی جانورون کے
ثواب عظیم رکھتا ہی اور پالنا کتے کا اور رکھنا اوسکا گھر مین سوا کتے شکاری اور واسطے حفاظت
مواشی کے او تکلیف دینی چارپایون کو زیادہ طاقت سے اور دانہ گھاس نہ دینا روا نہین کہ
موجب گناہ ہی **مسئلہ** علاج کرنا بیماریون مین واسطے اصلاح بدن کے ساتھ پچھنون اور
فصد اور داغنے اور پینے ادویہ کے اور کاٹنے رگون اور دوا سیہ اور مانند انکے جائز ہی
لیکن دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کے مانند شراب اور ... اور نجاسات اور ... اور ...
کے جائز نہین **مسئلہ** صلی اللہ علیہ وسلم ای انبیا کے اور کے نام ... انکے ... صحابہ کے
نام پر رضی اللہ عنہ کہے اور اولیا اور علما کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ او ... اللہ ... اور ...
انکے کہے **مسئلہ** آرزو کرنی موت کی منع ہی اسلیے کہ اگر نیک ہی تو توقع زیادہ نیکی کرنے کی ہی
اور اگر بد ہی تو امید توبہ کی اور تدارک سابق کی ہی اور بعد موت کے کچھ نہین کر سکتا مگر یہ کہ خوف
دین کا یا خوف فتنے اور فساد کا دین مین یا اشتیاق لقاے الٰہی کا غالب آوے تو مضایقہ
نہین آرزو کرنی موت کی پس بعض عوام جو بسبب پہونچنے رنج و بلا اور محتاجی کے کچھ کچھ
کہتے ہین اور موت مانگتے ہین بہت برا ہی **مسئلہ** تمام روز اور تاریخین خدا کی طرف سے جاننی چاہیئے
اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہی مقید ہونا نہ چاہیے اور سعادت و نحوست ایام اور تاریخ
کی جو مشہور ہی کچھ حدیث وغیرہ سے ثابت نہین لیکن ہان البتہ پچھنون کے حق مین آیا ہی کہ
انکے لیے تاریخ سترھوین اور اونیسوین اور اکیسوین بہتر ہی اور یہ دن بُرے ہین پچھنون کے
لیے جمعہ اور ہفتہ اور اتوار اور منگل اور بدھ پس دو دنون مین پچھنے لے پیر اور جمعرات کو

اور کسی مہینے میں تاریخ پڑے تو وہ بھی پچھنوں کے لیے خوب ہے آیا ہے کہ اونمیں پچھنے لینے برس
روز کی بیماری کی دوا ہے کذا فی المشکوٰۃ اور اسی پر اوروں کو قیاس کیا ہے علماء نے یعنی فصد وغیرہ کو
مسئلہ دستار مستحب سات گز کی ہے واسطے عید اور جمعہ اور مانند اسکے میں بارہ گز کی اور دستار کو کھڑے
ہوکے باندھنا اور ازار بیٹھ کے پہننا اور پہننا صوف اور بالوں کے کپڑے کا مستحب ہے اگر موٹے کے
لیے ہو اور پہننا پیوند لگے ہوئے کپڑے کا اور موٹے کپڑے کا بھی مستحب ہے اور عورت ایسا لباس
باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن کا اوس میں سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے کذا فی الشرعۃ اور بہتر یہ ہے
کہ لباس موافق لوگوں ہم جنس اور ہم مکان اپنے کے پہنے تا انگشت نما نہووے مگر یہ کہ نیت متابعت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صلحا کی غالب آوے اور لباس اونکا سا پہننا اختیار کرے
تو یہ بہت ہی خوب ہے مسئلہ منڈانا داڑھی کا حرام ہے اور چھوڑنا اوسکا قدر ایک مٹھی کے واجب ہے
اور زیادہ ایک مٹھی سے جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جائے اور کترنا لبوں کا قدر بھوں کے
برابر سنت ہے اور عالمگیری میں ہے کہ بعضے سلف چھوڑ دیتے تھے دونوں طرفین مونچھوں کی یعنی
اونکو نہ کترتے تھے اور کہا طحاوی نے کہ کترنا لبوں کا حسن یعنی اچھا ہے اور تفسیر اوسکی یہ ہے کہ کترے جاویں
لبیں یہاں تک کہ کم ہو جاویں اوپر کے ہونٹ کے کنارے سے اور کہا طحاوی نے کہ کترنا لبوں کا سنت ہے اور
مونڈنا احسن یعنی بہت اچھا ہے کترنے سے اور یہ قول ابی حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا ہے اور نہ
مونڈے بال حلق اپنے کے اور ابو یوسف کے نزدیک نہیں مضایقہ ہے اسکا انتہی اور صحیح مونڈنے
بالوں زیر لب کے اختلاف ہے نہ مونڈنا اونکا افضل ہے اور مونڈنا دونوں طرفوں لب کا مضایقہ
نہیں اور چاہے تمام سر میں بال رکھے اور چاہے تمام سر منڈاوے اور حضرت سے تمام سر کا منڈانا
سواے حج اور عمرہ کے ثابت نہیں ہوا اور اگر بال رکھے تمام سر میں تو ساتھ اکرام اور پاکیزگی کے رکھے
کہ کبھی کنگھی دھونا اور تیل ڈالنا رکھے اور مانگ نکالنا بھی سنت ہے اور زلفیں گوندھ کر مثل عورتوں کے یعنی

مردون کو مکروہ ہے اور عورتون کو جائز ہے اور چوٹی رکھنی سر مین اور منڈانا سر کے بالونکا
اور منڈانا بعضے بالونکا مکروہ ہے اور عورت کو واسطے زینت اور شوق والنے خاوند اپنے کے
ہاتھ پاؤن مین مہندی لگانی روا ہے بشرطیکہ تصویر نہ کرے اور لڑکے کو رنگ کرنا ساتھ مہندی
کے مکروہ ہے مگر ساتھ کسی عذر کے کذا فی شرح سفر السعادۃ اور مردون کو ہاتھ پاؤن پر رنگ مہندی کا
کرنا حرام ہے اور اسیطرح رنگ دانتونکا ساتھ مسی کے کذا فی المتفق اور چاہیے کہ سر منڈانے کے وقت داہنی
اور دہنی طرف سے شروع کرے اور جب کترے ناخن اپنے یا مونڈے بال اپنے تو لائق ہے یہ کہ دفن کرے انکو اور اگر
پھینک بھی دے انکو تو نہین مضایقہ اور ڈالدینا انکا پاےخانے مین یا غسل خانے مین مکروہ ہے اسلیے کہ یہ باعث
ہوتا ہے ایک بیماری کا اور دفن کیجاوین چار چیزین ناخن اور بال اور کپڑا حیض کا اور خون یعنی فصد وغیرہ کا اور کترنا
ناخونکا دانت سے مکروہ ہے اور ناک کے بال اکھیڑے نہین کذا فی العالمگیریۃ اور واسطے سر منڈانیکے دن جمعے کا
بہتر ہے اور نہانے کی حاجت مین نہ سر منڈاوے اور نہ ناخن کترواوے اور بال منڈانے سینے اور پشت اور
ہاتھ اور پاؤنکے ترک ادب ہے اور بغل کے بالونکا اوکھاڑنا اولی ہے اگرچہ منڈانا بھی جائز ہے اور زیر ناف کے بالونکو
چالیس دن سے زیادہ رکھنا مکروہ ہے اور حد انکے مونڈنے کی زیر ناف سے ہے اور مقعد کے گرد کے بھی مونڈے
اور بوسے سے بھی دور کرنا روا ہے اور لینا پچھنونکا بھی سنت ہے اگر ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید ہے
اور غسل بعد اسکے مستحب ہے مسئلہ مصافحہ کرنا مرد کو ساتھ مرد کے مطلقاً سنت ہے اور اگر بعد نماز عید یا جمعہ
کرے تو بسبب تخصیص وقت کے بدعت و مکروہ ہوگا اور مصافحہ کرنا ساتھ عورت جوان کے اور امرد خوبصورت کے
حرام ہے اور بڑھیا سے مضایقہ نہین اور اگر مرد بڈھا کا امن مین شہوت سے ہو اگر ساتھ عورت جوان کے
مصافحہ کرے تو روا ہے اور چومنا چھوٹے لڑکون کے منھکا جائز ہے بلکہ سنت اور مصافحہ اور مبارکباد یعنی
بعد دیکھنے ماہ نو کے کچھ اصل نہین رکھتی مگر یا مبارک رمضان اور عیدین مین مبارک باد منقول ہے
سلف سے اور دیکھنا اور تلاش رکھنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرور و لازم ہے اور سوائے انکے

چاہیے ثنا پڑھنا مسنون ہے مسئلہ مستحب ہے قیام واسطے بادشاہ عادل اور والدین اور اہل
دین اور صلحا اور بزرگوں کے آنے پر اور فاسق اور فاجر کے لیے مکروہ و ممنوع ہے اور ابتدا ساتھ سلام کے کرنی
سنت ہے اور جواب دینا اوسکا فرض ہے اور ادب سلام کا یہ ہے کہ ابتدا نیچے والا اپنے سے کم درجے والے پر
ابتدا ساتھ سلام کے کرے جیسے سوار پیادہ پر اور بیٹھے ہوئے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور استاد
شاگرد پر اور آقا اپنے تابع پر ابتدا کرے سلام ایک کا جماعت میں سے اور اسیطرح جواب دینا ایک کا
سب کی طرف سے کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سے آیا ہے کہ آنے والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہے
اگر کوئی مسجد میں نہو اور اگر لوگ نماز پڑھتے ہوں تو کہے السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز میں نہ
ہوں تو السلام علیکم کہے اور قبرستان جائے تو کہے السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین و المسلمین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون
نسئل اللہ لنا و لکم العافیۃ اور سلام حقوق اسلام سے ہے آشنائی اور معرفت پر موقوف نہیں جب مسلمان مسلمان سے ملے
سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونے دیوار یا درخت یا مانند اسکے کے ہو مسئلہ چھینکنے والے کو مستحب ہے
کہ چھینکنے میں آواز بلند نکرے اور بعد چھینکنے کے الحمد بعد آواز بلند سے کہے اور سننے والے کو واجب ہے کہ اوسکے جواب
میں یرحمک اللہ کہے اور چھینکنے والا پھر جواب دیوے اسطرح کہے یغفر اللہ لنا و لکم یا کہے یہدیکم اللہ و یصلح بالکم اور یہ حمد
اور جواب دینا تین چھینکوں تک ہے اور بعد اسکے چھینکنے والا اگر بار بار کہے اور سننے والا چاہے جواب دے
چاہے نہدے اور یہ جواب دینا اوسجگہ ہے کہ چھینکنے والا الحمد بعد آواز بلند سے کہے مسئلہ جماہی شیطان سے ہے
جبکہ جماہی آوے تو ہاتھ اپنا منہ پر رکھ لے اور آواز بلند نکرے بلکہ تا مقدور مطلقاً آواز نکرے مسئلہ ختنہ کرنا
سنت ہے اور وقت مستحب اسکے لیے سات برس کی عمر سے چودہ برس تک ہے بسبب قبل [illegible] بارہ برس کی
عمر تک بھی کہا ہے علما نے اور جو لڑکا کہ ختنہ کرا دینے کے قابل ہو ایسا کہ اگر کوئی دیکھے اوسکو تو ختنہ کیا ہوا گمان کرے
اور [illegible] بعد ذکر اوسکے کی سوا ہے [illegible] تک سکے تو اوسکا ختنہ کرنا اولی ہے [illegible] کے کہ مسئلہ
لڑکا ایک [illegible] کرکے ختنہ ہوا ہے [illegible] کو اگر ناتوان ہے اور نہ کرتا ہو اسلیے کہ ختنہ کرنا سنت مؤکدہ

میں سلام سے ہی مسئلہ عقیقہ کا بعضے علما کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظم کے نزدیک مباح ہے اور کنز العباد
میں لکھا ہے کہ عقیقہ ساتویں دن لڑکے کے پیدا ہونیسے کرے لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقے میں
ایک بکری ذبح کرے اگر لڑکے کے عقیقے میں بھی ایک بکری کرے تو جائز ہے اور اوسکے ذبح کرنیکے وقت کہے اللھم
هذه عقيقة ابني فلان دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره
اللهم اجعلها فداء لابني من النار. بسم الله الله اكبر اور ایک ران اوسکی دائی کو دیوے اور سری نائی کو
اور ہڈیاں اوسکی نہ توڑے بلکہ بند بند اوسکے جدا کرکے پکاوے اور گوشت اوس سے جدا کرکے تا ثابت ہو نیک فال سے
اور وہ گوشت یا المعلم اوسکا پکاکر تصدق کرے اور عقیقہ اگر ساتویں روز نکرے تو چودھویں یا اکیسویں کرے
اور روز عقیقے کے بال لڑکے کے سر کے بھی منڈاوے اور اون بالونکو چاندی کے برابر تول کر اوس چاندی کو تصدق کرے
اور صفت عقیقے کے بکری کی عمر میں اور سالم ہونے میں عیوب سے مانند حکم قربانی کے بکری کے ہے اور نام لڑکے کا بھی
ساتویں روز رکھے اور افضل ناموں میں وہ نام ہے کہ اوسمیں نام اللہ کا یا رسول کا ہو مانند عبد اللہ و محمد اور
احمد وغیرہ ذلک کے اور ایسے نام رکھنے کہ منسوب بعبدیت غیروں کے ہون روا نہیں مانند عبد النبی اور غلام نبی
اور نبی بخش اور مانند انکے کے چنانچہ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز میں بیچ بیان اقسام شرک کے
لکھا ہے و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن خود را بندۂ فلان و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ است
انتہی اور جس روز پیدا ہونے لڑکے کے اوسکے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنی مستحب ہے اور جب
زبان لڑکے کی کھلے تو اول اوسکو کلمہ طیب اور بسم اللہ سکھلاوے

تمت

وجہ مہر و دستخط

واسطے سند اس بات کے کہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے